معجزہ یا ولایت تکوینی کی بحث
اور معجزہ کے بارے میں
شیعوں، قادیانیوں اور شیخیوں
کے عقیدہ کا فرق
تالیف
سید محمد حسین زیدی برستی
ناشر
ادارہ نشر و اشاعت حقائق الاسلام چنیوٹ
MAAB 1431
maablib.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معجزہ یا ولایت تکوینی کی بحث

اور

معجزہ کے بارے میں

شیعوں، قادیانیوں اور شیخیوں کے عقیدہ کا فرق

تالیف

سید محمد حسین زیدی برستی رح

ناشر

ادارہ نشرو اشاعت حقائق الاسلام

مین ڈاکخانہ روڈ لاہوری گیٹ چنیوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب معجزہ اور ولایت تکوینی کی بحث

نام مولف سید محمد حسین زیدی برستی

ناشر ادارہ نشر و اشاعت حقائق الاسلام

تعداد ایک ہزار

طبع اول ماہ مئی 2005

مطبع معراج دین پرنٹنگ پریس لاہور

کمپوزنگ ڈاکٹر سید انتظار مہدی زیدی

احقر

سید محمد حسین زیدی برستی

مین ڈاکخانہ روڈ لاہوری گیٹ چنیوٹ ضلع جھنگ

پیش لفظ

قارئین محترم: سالم قرآن میں نہ تو کہیں لفظ معجزہ آیا ہے اور نہ ہی ولایت تکوینی کا لفظ ہے خدا وند تعالی نے انبیاء ورسل اور ہادیان دین کو ثبوت کے طور پر جو چیز دے کر بھیجا تھا اسے اس نے قرآن میں یا تو آیت کہا ہے یا بینہ کہا ہے یا برہان کہا ہے یا سلطان کہا ہے، جو ان کے خدا کی طرف سے ہونے کی سند ہوتا تھا لہذا یہ خدا ہی کا کام ہوتا تھا اور چونکہ کوئی بشر اس کے کرنے پر قادر نہیں ہوتا تھا لہذا اسے اصطلاح میں خرق عادت کہتے تھے اور اس کے کرنے سے عاجز ہونے کی بناء پر ایسے تمام افعال کو جو خرق عادت ہوتے تھے یعنی انسان کو عاجز کرنے والے ہوتے تھے تیرہویں صدی ہجری تک تمام مسلمانوں میں معجزہ کہلاتے تھے۔

تیرہویں صدی ہجری کے آغاز میں شیخ احمد احسائی نے فلسفہ یونان کی پیروی میں علل اربعہ کا فلسفہ ایجاد کیا اور علل اربعہ کے فلسفہ کے ذریعہ عقیدہ تفویض کو رواج دیا یعنی یہ عقیدہ کہ خدا نے محمدؐ اور علیؑ کو خلق کرنے کے بعد اور کوئی کام نہیں کیا بلکہ ان کو خلق کرنے کے بعد اپنے تمام کام ان کو سپرد کر دیئے، پس خلق بھی وہی کرتے ہیں، رزق بھی وہی دیتے ہیں، زندگی اور موت بھی وہی دیتے ہیں اور سارا نظام کائنات بھی وہی چلاتے ہیں اور اس کو انہوں نے ولایت تکوینی یا ولایت مطلقہ کلیۂ الہیہ کا نام دیا ہے اور ان عقائد کا ابطال ہم نے اپنی شیخیت کی رد میں لکھی ہوئی کتابوں میں تفصیل کیساتھ کیا ہے۔ اس کے برخلاف مرزا غلام احمد قادیانی نے چونکہ ختم نبوت کے باوجود جھوٹا دعوائے نبوت کیا تھا اور اس کے پاس اپنے سچا ہونے کی کوئی نشانی کوئی گواہی کوئی دلیل اور کوئی ثبوت خدا کی طرف سے عطا کردہ نہیں تھا لہذا اس نے تمام انبیاء ورسل اور ھادیان دین کے تمام معجزات کو حقیقی معنوں میں ماننے سے انکار کر دیا اور ان معجزات کی اپنی طرف سے عجیب وغریب تاویلیں کیں جس کی

تفصیل آپ اس کتاب کے متن میں ملاحظہ کرینگے۔

لیکن ایک بات جو ان تینوں مذاہب یعنی شیعہ حقہ جعفریہ اثنا عشریہ میں اور مذہب شیخیہ احقاقیہ کویت میں اور مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو کاروں یعنی مرزائیوں یا قادیانیوں میں مشترک ہے وہ یہ ہے کہ یہ تینوں مذاہب ان کاموں کو خدا کا فعل مانتے ہیں اس طور پر کہ شیعہ جعفریہ اثناءعشریہ کے نزدیک انبیاء کے معجزات کا دکھانا خدا ہی کا کام ہے اور یہ خود انبیاء ورسل اور ھادیان دین کا ذاتی اور عادی فعل نہیں ہوتا جیسا کہ علامہ مجلسی نے فرمایا ہے کہ۔"من اعتقدان المعجزات والکرامات من فعل البنی والامام فلیس فی کفره شک ولاریب"

یعنی جس کا عقیدہ یہ ہو کہ معجزات اور کرامات نبی یا امام کا اپنا ذاتی اور عادی فعل ہوتا ہے اس کے کفر میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے،

اور مرزائی اور قادیانی حضرات بھی ان کاموں کو جن کا بیان قرآن میں انبیاء کے لیے آیت یا بینہ یا برہان یا سلطان کے نام سے ہوا ہے اور جنہیں تمام مسلمان معجزہ سے تعبیر کرتے ہیں خدا ہی کا کام کہتے ہیں لیکن وہ یہ کہتے ہیں کہ چونکہ یہ کام سوائے خدا کے کسی بشر سے ممکن نہیں ہیں لہذا وہ ان کی دوسرے معنوں میں تاویل کرتے ہیں مثلاً ان کے نزدیک مردوں کو سوائے خدا کے اور کوئی زندہ نہیں کرسکتا لہذا یہاں ان کے نزدیک مردوں کو زندہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ جاہلوں کو جہالت کی موت سے نکال کر علم ومعرفت کی زندگی عطا کرتے تھے اسی طرح اس نے تمام معجزات کے معنی بدل دیئے ہیں جسے اس کتاب کے متن میں تفصیل کے ساتھ ملاحظہ کرینگے اس کے برخلاف مذہب شیخیہ احقاقیہ کویت کے نزدیک بھی یہ کام ہیں تو خدا ہی کے لیکن خدا نے یہ کام محمد وآل محمد کو سپرد کردیے ہیں اور ان کے انجام دینے کی قدرت ان کو اسی طرح سے عطا کردی ہے جس طرح ہر انسان کو انسانی

افعال انجام دینے کی قدرت عطا کی ہے یعنی جس طرح ہر انسان اپنے ارادہ واختیار سے چلتا ہے پھرتا ہے کھاتا ہے پیتا ہے اور دوسرے کام اپنے ارادہ واختیار سے انجام دیتا ہے اسی طرح محمد وآل محمد خلق کرتے ہیں، رزق دیتے ہیں، مارتے ہیں اور جلاتے ہیں اور سارا نظام کائنات چلاتے ہیں اور مثال میں انبیاء ورسل کے معجزات کو دلیل میں پیش کرتے ہیں مثلاً یہ کہ موسیٰ نے خشک لکڑی کو اژدھا بنا دیا پتھر پر لاٹھی مار کر بارہ چشمے بہا دیئے سمندر پر لاٹھی مار کر راستے بنا دیئے اسی طرح محمد وآل محمد خلق کرنے، رزق دینے، مارنے اور جلانے ،اور نظام کائنات کو چلانے کا کام انسان کے عادی کام کی طرح انجام دیتے ہیں اور اس کا نام انہوں نے ولایت تکوینی یا ولایت مطلقۂ کلیۂ الٰہیہ رکھا ہے گویا محمد آل محمد ولایت مطلقۂ کلیۂ الٰہیہ کے مالک ہیں یعنی خدا کے جتنے کام ہیں وہ یہ حضرات انجام دیتے ہیں تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو ہماری کتاب "ولایت قرآن کی نظر میں" جو جواب ہے، مذہب شیخیہ احقاقیہ کویت مرزا عبدالرسول احقاقی کی کتاب "ولایت از دیدگاہ قرآن کا"

احقر۔ سید محمد حسین زیدی برتی

فہرست

ھادیوں کا گروہ

''اعوذباللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وآلہ الطیبین الطاھرین المعصومین اما بعدفقد قال الحکیم فی کتابہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم وممن خلقنا امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون"

''اور ہم نے اپنی مخلوق میں سے ایک گروہ ایسا پیدا کیا ہے جو حق کے ساتھ ہدایت کرتا ہے اور حق کے ساتھ ہی عدل وانصاف کرتا ہے''

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ہادیوں کی تین اقسام ہیں جن کو اجمالی طور پر سورہ آل عمران میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

''ان اللہ اصطفےٰ آدم ونوحاً وآل ابراھیم وآل عمران علی العالمین ذریۃ بعضھا من بعض". آل عمران .33

''بے شک خدا نے آدم اور نوح کو اور ابراہیم کی آل کو اور عمران کی آل کو مصطفےٰ بنایا ہے انکا اصطفےٰ کیا ہے وہ بعض بعض کی ذریت سے ہیں''

اس آیت میں حضرت آدم سے لیکر آخری ہادی تک کا اجمالی بیان ہے یہ ایک ایسا گروہ ہے جسے خدا نے ہدایت خلق کا کام سپرد کیا ہے۔

ہادیوں کا یہ گروہ جسکا خدا نے اصطفےٰ کیا ہے، اپنے روز پیدائش سے خداوند تعالیٰ کی زیرنگرانی زیرتربیت اور زیرتعلیم رہتا ہے اور خدا کی طرف سے ہی تعلیم پا کر کارہدایت انجام دینے کے لائق بنتا ہے یعنی ہادیان دین کسی مدرسے، کسی استاد سے تعلیم حاصل نہیں کرتے کیونکہ اگر وہ ہادیٔ دین کسی دنیاوی استاد سے تعلیم حاصل کریگا تو وہ استاد اس سے

افضل ہوگا۔ان ہادیان دین کی جنہیں خدانے انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجا تین اقسام ہیں نمبرا نبوت نمبر۲ رسالت نمبر۳ امامت۔

سورہ آل عمران کی مذکورہ آیت کی ترتیب اور صرف دو افراد اور دو کی آل کا بیان اس وجہ سے ہے کہ حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت نوحؑ سے پہلے جتنے ہادی آئے وہ صرف نبی تھے اور حضرت نوحؑ سے لے کر حضرت ابراہیمؑ سے پہلے جتنے ہادی آئے وہ منصب نبوت کے ساتھ ساتھ منصب رسالت پر بھی فائز تھے یعنی وہ نبی بھی تھے اور رسول بھی تھے اور حضرت ابراہیمؑ سے لیے کر پیغمبر گرامی اسلامؐ تک جتنے ہادی آئے ان میں سے بہت سے منصب نبوت ورسالت کے ساتھ ساتھ منصب امامت پر بھی فائز ہوئے اور حضرت ابراہیمؑ پہلے نبی ہیں جنہیں منصب نبوت ورسالت کے ساتھ ساتھ منصب امامت پر بھی فائز کیا گیا جیسا کہ ارشاد ہوا کہ:۔ **"واذ ابتلیٰ ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن قال انی جاعلک للناس اماماً" .(البقرہ. 124)**

یعنی جب ابراہیم کا اس کے رب نے کچھ باتوں میں امتحان لے لیا اور انہوں نے انہیں پورا کردیا تو خدانے فرمایا اے ابراہیم میں تجھے لوگوں کا امام بنانے والا ہوں" اور چونکہ خدانے امامت کے لیے حضرت ابراہیمؑ کی اپنی ذریت کے حق میں دعا کو قبول فرمالیا تھا لہذا ان کی ذریت میں سے بعض نبوت ورسالت کے ساتھ ساتھ منصب امامت پر بھی فائز ہوئے جیسا کہ فرمایا؛

"ووھبنالہ اسحٰق ویعقوب نافلۃ وکلا جعلنا صالحین و جعلنا ھم آئمۃ یھدون بامرنا ؛(الانبیاء)

اور ہم نے ابرہیم کو اسحٰق سا بیٹا اور یعقوب سا پوتا عطا کیا اور ان سب کو نیکوکار بنایا اور ہم نے ان کو منصب امامت پر فائز کیا وہ ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کیا کرتے تھے

خداوند تعالٰی نے حضرت موسیٰ کی امت میں سے بھی امام مقرر کرنے کی خبر دی ہے جیسا کہ ارشاد ہوا:

"ولقد آتینا موسیٰ الکتاب فلاتکن فی مریة من لقائه وجعلناه هدی لبنی اسرائیل وجعلنا منهم آئمة یهدون بامرنا لما صبروا وکانوا با یتنا یوقنون". (السجدہ 23-24)

"اور اے رسول ہم نے موسیٰ کو بھی آسمانی کتاب توریت عطا کی تھی پس تم بھی اس کتاب قرآن کے (منجانب اللہ) ملنے سے شک میں نہ رہو اور ہم نے اس توریت کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت قرار دیا تھا اور چونکہ انہوں نے صبر کیا تھا لہذا ہم نے ان میں سے امام بنائے جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کیا کرتے تھے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔

اہل سنت کے معروف مفسر علامہ زمخشری نے اپنی تفسیر کشاف میں اس آیت کی تفسیر میں اس طرح لکھا ہے۔

"وکذالک لیجعلن الکتاب المنزل الیک هدی ونورا ولیجعلن من امتک آئمة یهدون مثل تلک الهدایه" (تفسیر کشاف زیر تفسیر آیت مذکور)

"یعنی ہم اسی طرح تمہاری آسمانی کتاب کو ضرور ضرور از سرتاپا ہدایت اور نور بنائیں گے اور اسی طرح سے تمہاری امت سے بھی ضرور ضرور ایسے ہی امام بنائیں گے جو اسی طرح سے ہمارے حکم سے ہدایت کرینگے جس طرح سے بنی اسرائیل میں ہونے والے امام ہدایت کرتے تھے"۔

اور خداوند تعالٰی نے قرآن کریم میں اپنے ایک مخلص بندے کی دعا کے ضمن میں

پیغمبرؐ کے بعد جاری رہنے والی امامت کا بھی واضح الفاظ میں اعلان کیا ہے جو اس طرح ہے

"والذین یقولون ربنا ھب لنامن ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما۔" (الفرقان ۔ 74)

"اور وہ ہمارے خاص بندے یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری ازواج کی طرف سے اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عنایت کر اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا دے"۔

اس آیت میں خداوند تعالیٰ نے واضح طور پر کہا ہے کہ امت محمدؐ میں ایک مخلص بندہ ایسا ہے جس نے خود اپنے لیے اور اپنی ذریت کے لیے متقین کا امام بنانے کی دعا کی ہے اور خداوند تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے مخلص بندوں کی جتنی دعاؤں کا ذکر کیا ہے ان کے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس بات کا اعلان کر دیا جائے کہ ہم نے اس کی دعا کو قبول کر لیا ہے اور یہ ایک انداز ہے خدا کے بیان کرنے کا جس میں اس نے اپنے ایک مخلص بندے کی دعا کو ذکر کر کے یہ بیان کیا ہے کہ پیغمبرؐ کے بعد بھی امام وھادی خلق ہونگے اور وہ امام المتقین کے لقب سے ملقب ہونگے اور پیغمبر اکرمؐ کی یہ حدیث کہ میرے بعد بارہ جانشین یا بارہ خلیفہ یا بارہ وصی یا بارہ امام یا بارہ سردار اور رہبر ہونگے، اہل سنت کی صحاح ستہ اور حدیث کی دوسری تمام معتبر و مستند کتابوں میں درج ہے یہاں تک کہ مولانا شبلی نے اپنی کتاب سیرۃ النبی میں جس میں انہوں نے پیغمبر کی بہت سی احادیث کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے اس حدیث کو پیغمبر اکرم کی پیش گوئیوں میں تحریر فرمایا ہے اور امام احمد حنبل نے اپنی مسند میں پیغمبر اکرم کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا:

"من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ الجاھلیۃ" (مسند امام احمد جنبل الجزء الرابع صفحہ 96)

"یعنی جو مر گیا اور اس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا"

اور یہ معتبر و مستند مسلمہ فریقین حدیث اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر پیغمبرؐ کے بعد سلسلہ امامت جاری نہ رہنا ہوتا تو پیغمبر اکرم ہرگز یہ نہ فرماتے۔ جہاں تک شیعہ جعفریہ اثنا عشریہ کا تعلق ہے تو انکی تمام معتبر و مستند کتابیں ایسی احادیث سے بھری پڑی ہیں جن میں پیغمبرؐ کے بعد امامت کے جاری رہنے کا بیان ہے اور وہ اثنا عشری کہلاتے ہی اس لیے ہیں کہ وہ پیغمبرؐ کے بعد ہونے والے ان بارہ اماموں ہادیان برحق آئمہ اثنا عشرؑ کو مانتے ہیں اور ان کے پیرو ہیں۔ پیغمبر اکرمؐ نے اپنے ان جانشینوں کا اعلان دعوت ذوالعشیرہ سے لیکر اعلان غدیر تک مختلف مواقع پر مختلف طریقوں سے امت کے سامنے کیا ہے غدیر خم کے مقام پیغمبر اکرم نے جو عظیم الشان خطبہ دیا اس کا ایک فقرہ مسلمانوں کی تمام معتبر اور مستند کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ پیغمبر اکرم نے غدیر خم کے مقام پر اپنے خطبہ کے دوران فرمایا "من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ" (جس کا میں مولا و آقا ہوں اس کا یہ علی آقا و مولا ہے)

ان محدثین و مورخین نے غدیر خم کے طویل خطبے سے صرف ایک فقرہ اس لیے نقل کیا تا کہ غدیر خم کے موقع پر پیغمبرؐ کے اس عظیم خطبے کا اقرار بھی ہو جائے اور صرف ایک فقرے کو نقل کر کے یہ کوشش کی تا کہ یہ کہا جائے کہ آنحضرت نے حضرت علیؑ کو غدیر خم کے دن اپنے بعد کے لیے یہ کہا تھا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علی مولا ہے یعنی دوست ہے حالانکہ اہل سنت کی کتابوں میں حسان بن ثابت کا غدیر خم کے موقع پر پیغمبر اکرمؐ کے سامنے پڑھے گئے قصیدے کے یہ شعر لکھے ہوئے موجود ہیں کہ:

"فقال لہ یا علی فاننی . رضیتک من بعدی اماما وھادیا

فمن کنت مولاہ فھذا ولیہ . فکونوا لہ اتباع صدق موالیا"

یعنی اس کے بعد پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے کہا کھڑے ہو جاؤ کیونکہ میں نے

تمہیں اپنے بعد کے لیے امام اور ہادی ور ہبر منتخب کیا ہے:

اور اس کے بعد فرمایا جس کا میں مولا و آقا ہوں اس کا میرے بعد علی ولی سر پرست وحاکم وفرمانروا ہے پس تم سچے دل کے ساتھ اس کی اطاعت اور پیروی کرو۔

حسان بن ثابت کے یہ اشعار مولا کے معنی اور سالم خطبہ کا خلاصہ بیان کرنے والے ہیں۔لیکن اس کے باوجود اہل سنت مولا کے معنی دوست کرتے ہیں اور شاید سالم خطبہ اس لیے انہوں نے نقل نہیں کیا کیونکہ سالم خطبہ کے نقل کرنے کی صورت میں مولا کے معنی اور ولی کے معنی دوست کرنے کی گنجائش نہیں تھی ہم احتجاج طبرسی سے خطبہ غدیر کے صرف تین اقتباس یہاں پر نقل کرتے ہیں۔

نمبر ا۔پیغمبر اکرمؐ نے حج آخر سے واپسی پر غدیر خم کے مقام پر جو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں آیہ (یاایھا الرسول بلغ) تلاوت کرنے کے بعد فرمایا۔

"معاشر الناس ماقصرت فی تبلیغ ما انزله الی وانا مبین لکم سبب هذه الآیة ان جبرئیلؑ هبط الی مرار ثلاثا یامرنی عن السلام ربی وهو السلام ان اقوم فی هذا المشهد فاعلم کل ابیض واسود ان علی ابن ابیطالب اخی ووصی وخیلفتی والامام من بعدی الذی محله منی محل هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی وهو ولیکم بعد الله ورسوله وقد انزل الله تبارک وتعالیٰ علی بذالک آیة من کتابه انما ولیکم الله ورسوله والذین آمنوا الذین یقیمون الصلواة ویوتون الزکواة وهم راکعون وعلیٰ ابن ابی طالب اقام الصلواة واتی الزکواةوهوالراکع" (احتجاج طبرسی خطبه غدیر)

"اے لوگو جو کچھ اس نے نازل فرمایا ہے میں نے اس کے پہنچانے میں کوتاہی

نبیں کی اوراب میں اس آیت کی شان نزول بھی تمہارے لیے واضح طور پر بیان کرتا ہوں واقعہ یہ ہے کہ جبرائیلؑ میرے پاس تین مرتبہ آئے اور یہ حکم لائے سلام کیساتھ میرے رب کی طرف سے جوخود سلام ہے اور سلام کا مبدء۔ کہ میں اس مقام پر کھڑے ہوکر ہر گورے اور کالے کو یہ اطلاع دوں کہ علی ابن ابی طالب میرے بھائی میرے وصی میرے خلیفہ اور میرے بعد امام ہیں جن کی منزلت اور نسبت میرے ساتھ وہی ہے جو ہارون کی موسیٰ سے تھی فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور وہ اللہ اور اس کے رسول کے بعد تم سب کا ولی ہے اس بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کتاب میں ایک آیت مجھ پر نازل فرما چکا ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسول ہے اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکواۃ دیتے ہیں اور علی ابن ابی طالب نے اقامہ صلوٰۃ کیا اور حالت رکوع میں زکواۃ دی''۔

نمبر۲۔ خطبہ غدیر میں ہی پیغمبرؐ نے یہ فرمایا۔

"فاعلموا معاشر الناس ان الله قد نصبه لكم وليا و اماماً مفترضة طاعته على المهاجرين والانصار وعلى التابعين لهم باحسان وعلى البادى والحاضر وعلى الاعجمى والعربى والحر والمملوك والصغير والكبير وعلى الابيض والاسود وعلى كل موحد ماض حكمه جائز قوله نافذ امره ملعون من خالفه مرحوم من تبعه ومن صدقه فقدغفر الله له ومن سمع له واطاع له" (احتجاج طبرسى خطبه غدير)

''اے لوگو جان لو کہ اللہ نے علی کو یقیناً تمہارے واسطے ایسا ولی وحاکم اور ایسا امام مقرر کیا ہے جسکی اطاعت مہاجرین وانصار پر اور ان پر لازم ہے جو نیکی میں انکے تابع ہیں ان پر بھی جو جنگلوں میں رہتے ہیں اور ان پر بھی جو شہروں میں آباد ہیں اسی طرح ہر عجمی پر اور

ہر عرب پر، آزاد پر بھی اور غلام پر بھی، ہر چھوٹے بڑے پر، ہر گورے اور کالے پر اور ہر اس شخص پر جو خدا کی توحید پر ایمان رکھتا ہے اسکا حکم جاری ہوگا، اس کی بات ماننی واجب ہوگی، اس کا فرمان نافذ ہوگا، جو اسکی مخالفت کریگا اس پر خدا کی لعنت ہے، رحمت کا مستحق وہ ہوگا جو اس کی پیروی کریگا اور جو اس کی تصدیق کرے گا، ایسے شخص کو اللہ نے قابل مغفرت قرار دیا ہے اور اس شخص کو بھی جو علیؑ کی بات سنے گا اور اس کی اطاعت کریگا۔

نمبر ۳۔ اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا۔

"معاشر الناس انه آخر مقام اقومه فی هذا المشهد فاسمعوا واطیعوا وانقادوا لامر ربکم فان الله عزوجل هو ولیکم والهکم ثم من دونه رسوله محمد ولیکم القائم المخاطب لکم ثم من بعدی علی ولیکم وامامکم بامر الله ربکم ثم الامامة فی ذریتی من ولده الی یوم القیمة"

(احتجاج طبرسی خطبه غدیر)

"اے لوگو یہ آخری موقع اور مقام ہے کہ میں سب کے سامنے اسے قائم مقام بناتا ہوں سنو اور اطاعت کرو اور اپنے رب کا حکم مانو کہ خداوند عزوجل تمہارا معبود اور تمہارا ولی ہے اس کے بعد اس کا رسول محمد تمہارا ولی ہے جو تم سے کھڑا ہوا بات کر رہا ہے پھر میرے بعد اللہ کے حکم سے جو تمہارا رب ہے علی تمہارا ولی اور امام ہے پھر قیامت کے دن تک امامت میری ذریت میں رہے گی جو اس علی کے صلب سے ہوگی"۔

ان اقتباسات میں سے جو فقرے خاص طور پر قابل غور ہیں وہ یہ ہیں:۔ پہلے اقتباس میں ارشاد ہوا۔

نمبر ا۔ "ان علی ابن ابی طالب اخی ووصی وخلیفتی والامام من بعدی"

"یعنی علی ابن ابی طالب میرا بھائی میرا وصی میرا خلیفہ اور میرے بعد امام ہے"۔

نمبر۲۔ "الذی محلہ منی محل هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی وھو ولیکم بعداللہ ورسولہ"

"یعنی اس کا مقام ومنزلت مجھ سے وہی ہے جو مقام ومنزلت ہارون کو موسیٰ سے تھی اور وہ اللہ اور اس کے رسول کے بعد تمہارا ولی ہے"۔

دوسرے اقتباس کے الفاظ جو خاص طور پر قابل غور ہیں وہ یہ ہیں۔

"ان اللہ قد نصبه لکم ولیاً و اماماً مفترضة طاعته"

"اللہ نے اس کو تمہارا ولی وسرپرست وحاکم وفرمانروا وامام مقرر کیا ہے جس کی اطاعت تم پر فرض ہے"۔

اور تیسرا اقتباس سالم قابل غور ہے لیکن خاص طور پر یہ فقرہ:

"ثم من بعدی علی ولیکم و امامکم بامر اللہ ربکم"

"پھر میرے بعد علی تمہارا ولی اور امام ہے اللہ کے حکم سے جو تمہارا رب ہے"۔

بہر حال قرآن کریم سے بالفاظ واضح یہ بات ثابت ہے کہ ہادیان دین کے تین مناصب ہیں ایک نبوت دوسرے رسالت اور تیسرے امامت اور قرآن واحادیث اس بات پر متفق ہیں کہ کچھ انبیاء فقط نبی تھے وہ رسول اور امام نہ تھے اور کچھ انبیاء نبی بھی تھے اور رسول بھی تھے وہ امام نہ تھے اور کچھ انبیاء نبی بھی تھے، رسول بھی تھے اور امام بھی تھے اور امامت کا یہ سلسلہ حضرت ابراہیمؑ سے شروع ہوا اور خاتم الانبیاء تک چلتا رہا۔ پیغمبر اکرمؐ پر آکر نبوت اور رسالت کا خاتمہ ہو گیا لیکن امامت جاری رہی اور پیغمبرؐ کے جانشینوں کے طور پر حضرت ابراہیمؑ کی دعا "قال ومن ذریتی" کے مطابق اور سورہ السجدہ کی آیت نمبر 23-24 کے مطابق اور سورہ الفرقان کی آیت نمبر 74 کے مطابق پیغمبر اکرمؐ کے بعد امامت جاری رہی اور یہی مطلب ہے ان احادیث کا جن میں آنحضرتؐ نے فرمایا: لا نبی

بعدی، میرے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نہ ظلی۔ نہ بروزی نہ امتی نہ شریعت والا نہ بغیر شریعت کے بلکہ پیغمبر اکرمؐ کے بعد امامت کا سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ بارہ امام پورے ہوں۔

کیسے معلوم ہو کہ نبوت ورسالت وامامت کا دعویدار سچا ہے؟

مشہور روایات کے مطابق آنحضرتؐ سے پہلے ایک کم ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء گزرے ان میں سے 313 منصب رسالت پر فائز ہوئے ان 313 میں سے 5 اولوا لعزم پیغمبر تھے۔ اول حضرت نوحؑ دوسرے حضرت ابراہیمؑ تیسرے حضرت موسیٰؑ چوتھے حضرت عیسیٰؑ اور پانچویں حضرت محمد مصطفےٰؐ ان 313 رسولوں میں سے امامت کا منصب سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو عطا ہوا پھر قرآن کے مطابق حضرت اسحٰقؑ اور حضرت یعقوبؑ منصب امامت پر فائز ہوئے اور حضرت موسیٰؑ کی امت میں بھی قرآن کی خبر کے مطابق بارہ امام ہوئے جو نبی بھی تھے اور امام بھی تھے اور پیغمبر اکرمؐ پر جب نبوت ختم ہوگئی تو آپ کے بعد آپ کے بارہ جانشین منصب امامت پر فائز ہوئے جو امام تو تھے مگر وہ لا نبی بعدی کے ارشاد کے مطابق نبی نہ تھے۔ ان کے علاوہ پیغمبر اکرمؐ کے زمانہ میں بھی چار افراد نے نبوت کا دعویٰ کیا جن کے نام یہ ہیں۔

نمبر ۱۔ صاف بن صیاد 2ھ مدینہ میں، نمبر ۲۔ عبلیہ اسود بن کعب نے 6ھ یمن میں، نمبر ۳۔ طلیحہ بن خویلد اسدی نے 8ھ خیبر (مدینہ) میں اور نمبر ۴۔ مسیلمہ بن کسیر نے 10ھ یمامہ میں، اسی طرح پیغمبر اکرمؐ کے بعد 37 افراد نے مختلف شہروں سے نبوت کا دعویٰ کیا ہے 9 افراد نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا 13 افراد نے مھدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور 5 افراد نے مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا اور بارہ اماموں کے علاوہ اور بہت سے امام بنے جن کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ (فرقے اور سالک ص 302)

قابل غور بات یہ ہے کہ کیسے معلوم ہو کہ پیغمبر اکرمؐ سے پہلے آنے والے انبیاء ورسل سچے تھے یا ان کا دعویٰ جھوٹا تھا اور خود حضور اکرمؐ اور ان کے بعد آنے والے نبی وامام سچے تھے یا ان کا دعوی جھوٹا تھا تو قرآن یہ کہتا ہے کہ خدا نے جس ہادی کو بھی انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجا اسے اپنی طرف سے کوئی نہ کوئی نشانی دیکر بھیجا جسے قران نے آیت کہا ہے یا بینہ کہا ہے یا برھان کہا ہے یا سلطان کہا ہے یعنی خدا کی نشانی یا گواہ یا دلیل اور ثبوت ۔گذشتہ انبیاء نے جو نشانیاں دکھائیں ان کو خدا نے قرآن میں کھول کر بیان کیا ہے پیغمبرؐ اکرم چونکہ قیامت تک کے لیے نبی ہیں لہذا ان کو ہمیشہ رہنے والی نشانی یا معجزہ خالدہ قرآن کی صورت میں عطا کیا اور پیغمبرؐ نے جو خدا کی تصدیق کے مطابق سچے تھے ان کی تصدیق سے سابقہ انبیاء بھی خصوصا جن کے نام قرآن میں آئے۔ سچے ثابت ہو گئے اسی طرح آنخضرت کے بعد آنے والے بارہ اماموں کی تصدیق نہ صرف پیغمبر کی پیش گوئی سے ہوگی بلکہ وہ بھی خدا کی طرف سے آیت یعنی نشانی یا معجزہ کے ساتھ آتے تھے اور جب خدا نے سب ہادیوں کو اپنی کوئی نہ کوئی نشانی دیکر بھیجا ہے جسے معجزہ کہتے ہیں تو کیا ان 41 مدعیان نبوت کو جنہوں نے پیغمبر اکرم کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا بغیر کسی نشانی کے سچا مان لیا جائے ؟اور ان 9 افراد کو جنہوں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا بغیر کسی نشانی کے سچا مان لیا جائے ؟اور ان 13 افراد کو جنہوں نے مھدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا بغیر کسی نشانی کے سچا مان لیا جائے؟ اور ان 5 افراد کو جنہوں نے مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا بغیر کسی نشانی کے سچا مان لیا جائے اور اس طرح ان تمام دعویداران امامت کو جن کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے بغیر کسی نشانی کے سچا مان لیا جائے؟ ہم اپنی اس مختصر کتاب میں پیغمبر اکرم کے بعد دنیا بھر میں نبوت وامامت اور مامور من اللہ ہونے کے دعویداروں کے بارے میں نہیں لکھ سکتے، لیکن [illegible] ملک پاکستان میں نبوت اور مامور من اللہ ہونے کے جن دو دعویداروں کے پیروکار

بڑی سرگرمی کے ساتھ تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہیں، ان کے بارے میں مختصر طور پر بیان
کیا جائیگا، جن میں سے ایک کے پیروکار سنیوں میں ڈاکہ ڈال رہے ہیں اور دوسرے کے
پیروکار شیعوں میں ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔

ان میں سے پہلا ماموز من اللہ ہونے کا مدعی شیخ احمد احسائی ہے جسکا تبلیغی عرصہ
1808ء سے 1829ء ہے اور دوسرا مرزا غلام احمد قادیانی ہے جس نے 1892 سے اپنی تبلیغ
شروع کی اور جس طرح ہندو پاکستان کے مسلمان علماء نے مرزا غلام احمد قادیانی کی پیروی
کرنے والوں کو مرزائی یا قادیانی کا لقب دیا اسطرح تمام مراجع عالقدر شیعیان جہان نے
شیخ احمد احسائی کے عقائدو افکار و نظریات کی پیروی کرنے والوں کو مذہب شیخیہ سے موسوم کیا
مرزائی حضرات خود کو سنی مسلمان کہلاتے ہیں لیکن اپنا ایک علیحدہ وجود رکھتے ہیں لہذا
مسلمان علماء نے پاکستان کی قومی اسمبلی سے انہیں غیر مسلم قرار دلا دیا، لیکن مذہب شیخیہ کے
پیرو شیعہ کہلاتے ہیں اور شیعوں میں گھلے ملے ہوئے ہیں اور مراجع عالیقدر شیعیان جہاں کی
طرف سے انہیں کافر و مشرک وضال و مضل اور خارج از اسلام قرار دینے کے باوجود انہوں
نے اپنا کوئی علیحدہ وجود قائم نہیں کیا لہذا شیخی مبلغین نے ہماری مجالس عزا کا خوب استحصال
کیا ہے اور شیعہ مجالس عزا کے منبروں پر ان کے مقررین و واعظین و خطیب و ذاکرین پوری
طرح سے چھا گئے ہیں اور برملا طور پر مذہب شیخیہ کے عقائد و نظریات شیعہ مجالس میں بیان
کر کے شیعہ عوام کو کھلے عام گمراہ کر رہے ہیں ہم نے شیخ احمد احسائی کی خودنوشت سوانح
حیات اپنی کتاب "ایک پر اسرار جاسوسی کردار یعنی شیخ احمد احسائی مسلمانان پاکستان کی
عدالت میں،، نقل کر کے عرصہ ہوا شائع کی تھی جس میں یہ چیلنج کیا تھا کہ پاکستان کا کوئی
مسلمان یہ ثابت کردے کہ شیخ احمد احسائی نے جو کچھ اپنی خودنوشت سوانح حیات میں لکھا
ہے وہ مرزا غلام احمد قادیانی سے کچھ کم ہے یا مرزا غلام احمد قادیانی نے اس سے بڑھ کر کہا

ہے کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کے دعوے کے علاوہ اور کسی عقیدے میں تقریباً ایسا کوئی تغیر نہیں کیا جو اہل سنت کے عقیدے کے خلاف ہو لیکن شیخ احمد احسائی شیعوں میں شیعہ بن کر گھسا اور تمام شیعہ اسلامی عقائد کی بساط کو الٹ کر رکھ دیا اور وہ کفر و شرک کی تمام حدود کو پھلانگ گیا اور شیخی مبلغین نے شیعوں کی مجلس عزا کا استحصال کرتے ہوئے شیعیان پاکستان کی اکثریت کو گمراہ کر دیا ہے جو شخص شیخ احمد احسائی کے مامور من اللہ ہونے کو معلوم کرنا چاہے تو وہ اس کی اس خود نوشت سوانح حیات کا مطالعہ کرے۔ جو مذہب شیخیہ کی دونوں شاخیں یعنی شیخیہ احقاقیہ کویت اور شیخیہ رکنیہ کرمان شائع کر رہی ہیں اور ہم نے شیخیہ احقاقیہ کویت کی شائع کردہ شیخ احمد احسائی کی خود نوشت سوانح حیات کو ہی اپنی مذکورہ کتاب ایک پراسرار جاسوسی کردار میں سالم نقل کیا ہے۔ جس کا دل چاہے وہ اس کا مطالعہ کر سکتا ہے مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ خود اپنے مقام پر ایک فریب ہے اور ایک دھوکہ ہے یعنی نہ نبوت کا ذکر نہ رسالت کا ذکر نہ امامت کا ذکر بس مامور من اللہ کا دعویٰ کیا اور سارے دین کی بساط کو الٹ کر رکھ دیا۔

لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کے دعوے کے علاوہ اہل سنت کے عقائد میں کوئی خاص تغیر نہیں کیا سوائے ان باتوں کے جو اس کے دعوائے نبوت کو جھٹلاتی ہیں لیکن غلام احمد قادیانی وہ واحد شخص ہے جسکو پیغمبر اکرم کے بعد دوسرے جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کے مقابلہ میں یہ برتری حاصل ہے کہ دوسرے جھوٹے دعویداروں نے تو صرف نبوت کو دعوٰی کیا یا صرف مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا یا صرف مھدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ بھی کیا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی کیا اور مھدی موعود ہونے کا دعوٰی بھی لیکن فی الحقیقت یہ لوگوں کے سمجھنے کا فرق ہے ورنہ غلام احمد قادیانی کے دوسرے دونوں دعووں کی بازگشت اسی پہلے دعوے یعنی دعوائے نبوت ہی کی

طرف ہے اور مسیح موعود ہونا، یا مھدی موعود ہونا، اس کے دعوائے نبوت ہی کی ایک دلیل ہے مگر بعض لوگ اس حقیت کو نہ سمجھ سکے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا اصل دعویٰ کیا ہے لہذا مرزائی حضرات ان لوگوں کو جو نبوت کے دعوے سے حساس نظر آتے ہیں فریب سے یہ کہتے ہیں کہ وہ تو مسیح موعود تھے لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کا اصل دعویٰ کیا تھا اسے وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ کی کتاب ''آیت خاتم النبین اور جماعت احمدیہ کا مسلک بزرگان سلف کے ارشادات کی روشنی میں'' سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں اکثر صوفیوں کے کلام اور ان لوگوں کے بیان سے جو صوفیوں سے متاثر ہیں ان کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ آنخضرت پر شریعت والی نبوت ختم ہوئی ہے لیکن آنخضرت کی شریعت کا تابع نبی آسکتا ہے ان بزرگان سلف میں خصوصیت کے ساتھ محی الدین ابن عربی سے جو وحدت الوجود کے عقیدہ کا بانی ہے اور مولانا روم کے کلام سے جو وحدت الوجود کے عقیدہ میں ابن عربی کا ہی پیرو ہے استفادہ کیا گیا ہے مثلاً مولانا روم کی مثنوی دفتر اول ص 53 سے یہ شعر نقل کیا ہے۔

فکر کن در راہ نیکو خدمتے

تا نبوت یابی اندر امتے

کہ نیکی کی راہ میں خدمت کی ایسی تدبیر کر کہ تجھے امت کے اندر نبوت مل جائے۔ (کتاب خاتم النبین اور جماعت احمدیہ کا مسلک بحوالہ مثنوی مولانا روم دفتر اول صفحہ 53)

چونکہ صوفیا کو بنی عباس نے آئمہ اطہار کے مقابلے میں اٹھایا تھا لہذا وہ نہ صرف وحی والہام کے ذریعہ، ولی اللہ ہونے، مرتبہ نبوت سے بالا ہونے اور حلول اتحاد اور وحدت الوجود کے عقیدے کے ذریعہ خدائی تک کے مدعی رہے ہیں لہذا انکی اور ان کے پیروکاروں کی ایسی تحریروں کو مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں نے دلیل میں پیش کیا ہے

جس میں یہ کہا گیا ہے کہ اب نئی شریعت لانے والا نبی کوئی نہیں آیگا لیکن امتی نبی آسکتا ہے اور اہل باطل کی غلط دلیل سے استدلال ہر صورت میں باطل ہی ہوتا ہے۔

بہر حال مذکورہ کتاب یعنی ''خاتم النبین اور جماعت احمدیہ کا مسلک'' میں جن بزرگان سلف کے ارشادات کی روشنی میں اپنا مسلک ثابت کیا ہے وہ یہی مذکورہ صوفیا اور ان کے پیروکار ہیں اور اس روشنی میں جو مسلک پیش کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

''یہ شرف مجھے آنحضرت ﷺ کی پیروی سے حاصل ہوا ہے اگر میں آنحضرت ﷺ کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ نہ پاتا کیونکہ اب بجز نبوت محمدی کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا البتہ بغیر شریعت نبی ہوسکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی ہوں''۔ (کتاب آیت خاتم النبین پر جماعت احمدیہ کا مسلک صفحہ 8 بحوالہ کتاب تجلیات مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ 24)

اس مذکورہ بیان میں کوئی ابہام نہیں ہے کھلا ہوا واضح بیان ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا اصل دعویٰ نبی ہونے کا ہے باقی باتیں جو بظاہر دعوے معلوم ہوتے ہیں مثلاً خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب شہادت القرآن کے صفحہ 26 پر آنحضرت ﷺ کی حضرت موسیٰ سے مشابہت ظاہر کرنے کے لیے سورہ مزمل کی آیت انا ارسلنا الیکم رسولا شاھداعلیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا کو بیان کیا ہے اس آیت میں واقعتاً آنحضرت کی حضرت موسیٰ سے مشابہت بیان کی گئی ہے اور پھر اپنی نبوت پر یہ دلیل دی ہے کہ حضرت موسیٰ کے بعد ایسے نبی آتے رہے جو حضرت موسیٰ کی شریعت کے تابع تھے پس مشابہت تامہ تب ہی ہوسکتی ہے جب آنحضرت ؐ کے بعد ایسے نبی آئیں جو آنحضرت کی

نبوت کے تابع ہوں اور یہ سلسلہ چودہ سو سال تک چلا اور آخر میں حضرت عیسےٰ مبعوث ہوئے جو حضرت موسیٰ کی شریعت کے تابع تھے لہذا میں بھی چودھویں صدی کے سرے پر آیا ہوں اور آنحضرت کا امتی ہوں اور آنحضرت کی شریعت کے تابع ہوں"

اس دلیل میں قطعی کوئی مشابہت نہیں ہے چونکہ حضرت موسیٰ کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری رہا اور ہزاروں کی تعداد میں نبی آئے اور ان میں سے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسےٰ کا درمیانی عرصہ انبیاء سے خالی نہ تھا اور غلام احمد قادیانی آنحضرت سے لیکر اپنے تک کوئی بغیر شریعت کا امتی بنی نہیں مانتا اور چونکہ وہ اہل سنت مسلمانوں میں سے تھا لہذا پیغمبرؐ کے بعد چالیس نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کو وہ بھی اہل سنت کی طرح جھوٹا مدعی نبوت سمجھتا ہے۔

اسی کتاب میں اور دوسری کتابوں میں بکھرے ہوئے بیانات میں حضرت عیسےٰ کے آنے کی پیش گوئی کو بھی ایک دلیل بنایا ہے جیسا کہ شہادت القرآن کی عبارت سے ظاہر ہے کہ: "واضح رہے کہ اس امر سے دنیا میں کسی کو بھی انکار نہیں کہ احادیث میں مسیح موعود کی کھلی کھلی پیشین گوئی موجود ہے بلکہ قریباً تمام مسلمانوں کو اس بات پر اتفاق ہے کہ احادیث کی رو سے ضرور ایک شخص آنے والا ہے جس کا نام عیسیٰ ابن مریم ہوگا اور یہ پیشگوئی بخاریؒ اور مسلم اور ترمذی وغیرہ کتب حدیث میں اس کثرت سے پائی جاتی ہے جو ایک منصف مزاج کی تسلی کے لیے کافی ہے اور بالضرورت اس قدر مشترک پر ایمان لانا پڑتا ہے کہ ایک مسیح موعود آنے والا ہے" (شہادت القرآن مرزا غلام احمد قادیانی (صفحہ ب)

لیکن احادیث کی کتابوں میں جس شخص کے آنے کی بشارت ہے اس کا نام سب حدیثوں میں عیسیٰ ابن مریم ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی ماں کا نام جیسا کہ سنا گیا ہے گھسیٹی تھا بہر صورت ان کی ماں کا نام مریم نہیں تھا لہذا وہ مسیح موعود کیسے بن گئے تو اس کے

لیے وہ بڑے زور دار طریقے سے یہ بیان کرتے ہیں کہ عیسیٰ ابن مریم زندہ نہیں ہیں بلکہ مر چکے ہیں اور جب عیسیٰ مر چکے ہیں تو پھر اس عیسیٰ ابن مریم سے مراد ان کی صفات والا شخص ہے جو مسیح موعود کہلائے گا۔ اور عیسیٰ ابن مریم یقینی طور پر نبی تھے اور حضرت موسیٰ کی شریعت کے تابع تھے اور کوئی نئی شریعت لے کر نہ آئے تھے اسی طرح غلام احمد قادیانی آنحضرت کی شریعت کے تابع ہے وہ بھی کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آیا لہٰذا وہ حضرت عیسیٰ کی طرح آنحضرت کی امت میں ایک امتی نبی تھے۔ لیکن یہ دلیل اس لیے غلط ہے کہ حضرت موسیٰ کے بعد تو بلا فاصلہ ہادیوں کا سلسلہ جاری رہا اور انہی میں سے قرآن کی سند کی رو سے بارہ امام ہوئے جیسا کہ سابق میں بیان ہو چکا ہے کہ:

"وجعلنا منهم آئمة يهدون بامرنا لما صبروا" (السجدہ۔ 24)

یعنی چونکہ انہوں نے صبر کیا تھا لہٰذا ہم نے ان میں سے امام بنائے جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے بس جہاں حضرت موسیٰ کے بعد سے انبیاء ہوئے وہاں ابتداءً بارہ امام بھی ہوئے اور آنحضرت کی مشہور حدیث "لا نبی بعدی" کے مطابق جسے "کتاب آیت خاتم النبیین اور جماعت احمدیہ کا مسلک" کے قادیانی مصنف نے صفحہ 42 پر صحیح تسلیم کیا ہے مگر اس کا مطلب غلط نکالا ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب کوئی نبی نہ حضرت موسیٰ کے بعد آنے والے انبیاء کی طرح امتی نبی ہوگا نہ ظلی نبی ہوگا نہ بروزی نبی ہوگا نہ بغیر شریعت والا نبی ہوگا غرض کسی بھی قسم کا نبی نہیں آئے گا بلکہ حضرت موسیٰ کی امت کے بارہ اماموں کی طرح اس امت میں بھی بارہ امام ہونگے جو آنحضرت کے جانشین کی حیثیت سے لوگوں کی ہدایت پر مامور ہونگے اور اس طرح حضرت موسیٰ سے مشابہت تامہ برقرار رہے گی۔ لیکن غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے نہ تو آنحضرتؐ کے بعد بلا فاصلہ اپنے تک کسی اور کو نبی مانتے ہیں اور نہ ہی اپنے تک کسی کو خدا کا مقرر کردہ خلیفہ جس

کی وہ وعدہ استخلاف والی آیت سے دلیل لاتے ہیں ایسا خلیفہ مانتے ہیں جس کا یہ دعویٰ ہو کہ مجھے وحی ہوتی ہے یا مجھے خدا نے مامور کیا ہے۔

جہاں تک سقیفہ بنی ساعدہ میں قائم ہونے والی حکومت کا تعلق ہے تو ان میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ مامور من اللہ ہے یا اسے وحی آتی ہے یا اسے پیغمبر اکرمؐ نے مقرر و معین کیا ہے بلکہ سقیفہ بنی ساعدہ میں انصار کا دعویٰ یہ تھا کہ مہاجرین تو مکہ میں رہتے ہوئے مقہور و مغلوب تھے یہ سلطنت ہماری جدوجہد اور ہماری قربانیوں کے نتیجے میں بنی ہے لہذا اس حکومت اور سلطنت کے حقدار ہم ہیں اور مہاجرین کا دعویٰ یہ تھا کہ محمد قریش میں سے تھے لہذا عرب قریش کے سوا اور کسی کی حکومت اور فرمانروائی کو تسلیم نہیں کر سکتے قریش کی طرف سے تاریخوں میں جو الفاظ آئے ہیں وہ فقط امارۃ محمد اور سلطان محمد کے ہیں۔ پس اگر پیغمبرؐ کے بعد آئمہ اہل بیت کو نہ مانا جائے تو پیغمبرؐ کے بعد سے لے کر غلام احمد قادیانی تک کوئی شخص ایسا نہیں ہے جسے قادیانی ایسا نبی یا امام مانتے ہوں جسے خدا نے پیغمبر اکرم کے بعد ہدایت خلق کے لیے معین و مقرر کیا ہو اور یقینی طور پر قادیانی بشمول غلام احمد قادیانی آئمہ اہل بیت پر ایمان نہیں رکھتے بلکہ انکا مسلک اس بارے میں وہی ہے جو اہل سنت کے تمام فرقوں کا ہے جبکہ آنحضرت کی حضرت موسیٰ سے مشابہت خلافت و امامت و جانشینی کے تعلق سے آئمہ اہل بیت پر ایمان لانے سے ہی ثابت ہوتی ہے اس کے بغیر نہیں، مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاں مسیح موعود کی پیش گوئی سے استدلال کیا ہے وہاں امام مہدی کی پیش گوئی سے بھی استدلال کیا ہے چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب شہادت القران کے صفحہ 41 پر ایک جھوٹی اور وضعی حدیث کہ: خلافت 30 سال تک ہوگی کو جھٹلاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: "اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں

آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لیے آواز آئیگی کہ "ھذا خلیفة اللہ المھدی "اب سو چو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ کیا معترض نے غور نہیں کی جو آخری زمانہ کی نسبت بعض خلیفوں کے ظہور کی خبریں دی گئی ہیں کہ حارث آئیگا مھدی آئیگا آسمانی خلیفہ آئیگا یہ خبریں حدیثوں میں ہیں یا کسی اور کتاب میں" (شہادت القرآن 41)

یہاں پر ایک لطیفہ کا بیان خالی از فائدہ نہیں ہوگا اور وہ یہ ہے کہ میں نے اس حدیث کو بخاری میں تلاش کیا مگر مجھے بخاری میں یہ حدیث نہ ملی میں نے بخاری کا ایک ایک ورق الٹا مگر کامیاب نہ ہوا آخر میں ربوہ ان کے ثقافتی مرکز میں جو گول بازار ربوہ میں ہے گیا وہاں پر موجود ایک منتظم صاحب سے میں نے دریافت کیا کہ مرزا غلام احمد نے اپنی کتاب شہادت القرآن میں یہ تحریر کیا ہے کہ بخاری میں یہ لکھا ہے کہ آسمان سے ایک آواز آئے گی کہ "ھذا خلیفتہ اللہ المھدی" لیکن مجھے بخاری میں یہ حدیث لکھی ہوئی نہیں ملی شاید اس بخاری میں جو آج کل شائع ہو رہی ہیں تحریف ہو گئی ہو۔ کیا آپ کے پاس وہ بخاری ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ اس کے لئے آسمان سے یہ آواز آئیگی کہ" ھذا خلیفة اللہ المھدی " یہ سنتے ہی وہ صاحب برافروختہ ہو گئے اور کہنے لگے اس اعتراض کا جواب ہم کئی دفعہ دے چکے ہیں یہ دوسری کتابوں میں لکھا ہے میں نے کہا کہ مرزا صاحب نے تو یہ لکھا ہے کہ اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے اس پر وہ صاحب اور زیادہ تیز ہو گئے لہذا میں نے اپنی جان کی خیر مناتے ہوئے وہاں سے واپس آنا ہی بہتر سمجھا۔

لیکن اب مرزائی حضرات سوچیں جو شخص اتنی غلط بات لکھے کیا اس کی وحی کے

دعوے پر اعتماد کیا جا سکتا ہے بے شک یہ حدیث صحیح ہے اور اہل سنت کی دوسری کتابوں میں یہ حدیث لکھی ہوئی موجود ہے مگر بخاری میں نہیں ہے۔

یہ بات تعجب سے خالی نہیں کہ امام مھدیؑ اور عیسیٰؑ ابن مریم دو علیحدہ علیحدہ ہستیوں کے نام ہیں حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ وہ حضرت اسحٰق ابن ابراہیم کی نسل میں نبی اسرائیل کے آخری نبی ہیں۔اور امام مھدیؑ حضرت اسماعیل ابن ابراہیم کی نسل میں پیغمبر اکرمؐ کے بارہ جانشینوں میں سے آخری امام ہیں۔بے شک ان کی غیبت کے بعد ان کے دوبارہ ظہور کرنے کی متفق علیہ احادیث موجود ہیں۔اور جیسے حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کے بارے میں ان کے زندہ رہنے کا عقیدہ مسلمانوں میں ہے ایسے ہی امام مھدیؑ کے زندہ رہنے کا عقیدہ ہے اختصار کے پیش نظر میں اس کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتا لیکن ہر صورت میں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت امام مھدیؑ دو علیحدہ علیحدہ ہستیاں ہیں اور دونوں کے آنے کی پیشن گوئی ہے اور دونوں ہی موعود ہیں تو مرزا غلام احمد قادیانی جو ایک فرد ہے مسیح موعود بھی اور مھدی موعود بھی کیسے بن گئے تو اس کے لیے وہ ان لوگوں کی گھڑی ہوئی حدیث نکال لائے ہیں جو پیغمبر اکرمؐ کے بعد امامت کے جاری رہنے کے قائل ہی نہیں ہیں لہذا وہ حضرت عیسیٰ کا آنا تو قبول کر سکتے تھے مگر پیغمبرؐ کے بارہ جانشینوں میں سے بارہویں جانشین امام مھدیؑ کا آنا قبول نہیں کر سکتے تھے اور پیغمبر اکرم کی طرف سے دونوں کے لیے حدیثیں موجود تھیں لہذا انہوں نے ان دونوں حدیثوں میں اس طرح سے اتحاد پیدا کیا کہ اپنی طرف سے ایک حدیث گھڑ کر پیش کر دی کہ آنحضرت نے فرمایا "**لا مھدی الا عیسیٰ**" مرزا غلام احمد قادیانی کے بنی امیہ کی گھڑی ہوئی ایسی ایسی احادیث بڑی کام آئیں ہیں لہذا اس نے بڑی آسانی کے ساتھ یہ دعویٰ کر دیا کہ مسیح موعود بھی میں ہی ہوں اور مھدی موعود بھی میں ہی ہوں۔

دوسرے مرزا غلام احمد قادیانی اصل عیسیٰ ابن مریم یا اصل امام مھدیؑ کے آنے کا قائل نہیں ہے بلکہ اس کا دعویٰ یہ ہے کہ ان کی صفات کا آدمی آئیگا جو پیغمبر اکرمؐ کی امت میں ہوتے ہوئے نبی ہوگا اور ظلی اور بروزی طور پر ان کی صفات کا حامل ہوگا اور چونکہ اس کے نزدیک حضرت عیسیٰ ہی وہ مھدی ہیں جن کے آنے کی پیشن گوئی ہے لہذا وہ مسیح موعود بھی ہے اور مھدی موعود بھی ہے۔

اور اگر یہ علیحدہ علیحدہ ہستیاں بھی ہوں تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا وہ تو ان کی صفات والے شخص کی آمد کا قائل ہے جو امتی نبی ہوگا لہذا دونوں کی صفات تو ایک آدمی میں ہوسکتی ہیں پس اہل سنت کے ان لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے جو صرف حضرت عیسیٰ کی آمد کے قائل ہیں وہ مسیح موعود ہے اور ان لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے جو پیغمبر اکرمؐ کے حقیقی جانشینوں میں سے آئمہ اثنا عشر کے بارہویں امام مھدیؑ کی آمد کا عقیدہ رکھتے ہیں وہ مھدی موعود ہے۔ بالفاظ دیگر مرزا غلام احمد قادیانی ایسا نبی ہے جس میں مسیح موعود اور مھدی موعود دونوں کی صفات پائی جاتی ہیں نہ یہ کہ وہ اصلی مسیح ابن مریم اور اصل امام مھدی ابن الحسن العسکری ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کے ثبوت میں جہاں صحیح احادیث پیش کر کے غلط تاویل سے کام لیا ہے وہاں کچھ آیات قرآنی سے بھی اپنی نبوت پر غلط طور سے استدلال کیا ہے مثلاً وہ آیہ "وکونوا مع الصادقین" سے استدلال کرتے ہوئے کہتا ہے کہ " دنیا صادقوں کے وجود سے خالی نہیں ہوتی۔ کیونکہ دوام حکم: کونوا مع الصادقین "دوام وجود صادقین کو مستلزم ہے" (شہادت القرآن مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ 51)

یہ آیت جو کچھ کہتی ہے اس کا صحیح منشا یہ ہے کہ پیغمبر اکرمؐ کے بعد دنیا صادقین کے وجود سے خالی نہ ہو اور پیغمبر اکرمؐ کے بعد وجود صادقین کا دوام مانا جائے جو نہ اہل سنت کا کوئی فرقہ مانتا ہے اور نہ ہی مرزا غلام احمد قادیانی پیغمبر اکرمؐ کے بعد اپنے تک اور کسی کو مانتا

ہے لہذا دوام وجود صادقین برحق ہے اور وہ صرف اور صرف آئمہ اثنا عشر کے وجود کے ساتھ وابستہ ہے اور آئمہ اثنا عشر کے بارہویں امام کے زندہ رہنے اور غیبت کی تصدیق کرنیوالی ہے لہذا یہ آیت اہل تشیع کے نظریہ کی تصدیق کرنے والی ہے اور غلام احمد قادیانی کے دعوے کے خلاف ہے اور اسے جھٹلانے والی ہے ایک اور آیت سے استدلال کرتے ہوئے کہتا ہے

"اگر اسلام میں بعد آنخضرتؐ ایسے معلم نہیں آئے جن میں ظلی طور پر نور نبوت تھا تو گویا خدا نے عمداً قرآن کو ضائع کیا کہ اس کے حقیقی اور واقعی سمجھنے والے بہت جلد دنیا سے اٹھالئے مگر یہ بات اس کے دعوے کے برخلاف ہے جیسا کہ فرماتا ہے "انا نحن نزلنا الزکر وانا له لحافظون "یعنی ہم نے قرآن کونازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں، اب میں نہیں سمجھ سکتا کہ اگر قرآن کے سمجھنے والے ہی باقی نہ رہے اور اس پر یقینی اور حالی طور پر ایمان لانے والے زاویہ عدم میں مختفی ہو گئے تو پھر قرآن کی حفاظت کیا ہوئی "(شہادت القرآن مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ 54)

واقعاً حفاظت قرآن کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صرف اس کے حروف اس کے الفاظ اس کے نقطے اس کے زبر اس کے زیر اس کے جزم اس کے شد اس کے مد وغیرہ کی حفاظت کا خدا نے ذمہ لیا ہے، لیکن اس کا مطلب جس کا جس طرح دل چاہیے کرتا رہے اگر اس کے معنی اس کے مفہوم اس کی تاویل اور اس کی تفسیر محفوظ نہ رہے تو قرآن کے الفاظ وحروف کے محفوظ رہنے کا کیا فائدہ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے تو خود تیرہ سو سال کے بعد دعوائے نبوت کیا ہے تیرہ سو سال تک کون ہے وہ ایسا جس نے خدا کی طرف سے قرآن کے معانی ومطالب وتاویل وتفسیر اور مفاہیم کی حفاظت کی؟ اس کا نہ تو مرزا غلام احمد قادیانی کوئی جواب دے سکتے تھے اور نہ ہی اس کے پیروکاروں کے پاس اس کا کوئی جواب ہے البتہ خدا نے پیغمبرؐ کے بعد امت کو ایسے محافظین قرآن اور معلمین قرآن کے بغیر بے وارث نہیں چھوڑ

اور خدا نے خود قرآن میں ان محافظین قرآن ،ان مفسرین قرآن ،ان معلمین قرآن اوران وارثین قرآن کی نشان دہی کی ہے اور ارشاد فرمایا کہ:

"ثم اورثنا الکتا ب الذین اصطفینا من عبادنا"

"یعنی پیغمبرؐ کے بعد ہم نے اس کتاب قرآن کا وارث اپنے بندوں میں سے ان لوگوں کو بنایا جن کا ہم نے اصطفےٰ کیا ہے" اور ہم نے اپنی کتاب "امامت قرآن کی نظر میں" میں یہ ثابت کیا ہے کہ خدا نے اپنے ان بندوں کا جن کا اس نے اصطفےٰ کیا تھا "ھو اجتباکم" کے ذریعے اجتبےٰ بھی کیا ہے اور سابقہ انبیاء ورسل کی وہ صفات جو انہیں نبوت ورسالت کی صفات سے آراستہ کرتی تھیں یہی دو صفات یعنی اصطفےٰ اور اجتبےٰ کی صفات ہی تھیں ۔اور پیغمبر اکرمؐ نے خدا کے حکم سے اپنے بعد کے لیے جن کو امام اور معلم قرآن اور محافظ قرآن بنایا اس کا اعلان غدیر خم کے مقام پر کھلے میدان میں ایک لاکھ سے زائد کے مجمع میں سر عام کیا خطبہ غدیر کے تین اقتباس سابق میں درج ہو چکے اس خطبہ کا ایک اقتباس اس طرح ہے۔

"معاشر الناس مامن علم الا وقد احصاہ اللہ فی و کل علم علمتہ فقد احصیتہ فی علی امام المتقین مامن علم الا وقد علمتہ علیا وھو امام مبین" (احتجاج طبرسی خطبہ غدیر)

"یعنی اے لوگو کوئی علم ایسا نہیں ہے جسے خدا نے میری ذات میں محصور نہ فرمایا ہو اور وہ میں نے امام المتقین کو نہ دے دیا ہو کوئی علم ایسا نہیں ہے جو میں نے علیؑ کو تعلیم نہ کیا ہو امام مبین یہی ہے"۔

یہی وجہ تھی کہ حضرت علی ابن ابی طالب علی الاعلان یہ کہا کرتے تھے کہ" سلونی قبل ان تفقدونی "پوچھ لو پوچھ لو مجھ سے قبل اس کے کہ میں تمہارے درمیان نہ رہوں

میرے پاس قرآن کا سارا علم ہے یہ دعویٰ حضرت علیؑ کے سوا پیغمبرؐ کے بعد اور کسی نے نہیں کیا اور یہ سلسلہ بارہویں امام تک جاری رہا لہذا خدا نے تو حفاظت قرآن کا اہتمام کر دیا تھا مگر امت کے لوگوں نے ان کو نہ مانا اور نہ ہی اہل سنت سے جدا ہونے والے مرزا غلام احمد قادیانی نے مانا اور نہ ہی مرزائی اور قادیانی حضرات نے ان کو مانا لہذا قرآن کریم کے صحیح اور اصل مطالب و مفاہیم وتاویل وتفسیر کے جاننے سے محروم رہے اور سب کے سب قرآن کریم کا مطلب اپنی خواہشات کے مطابق کرتے رہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی ایک اور مقام پر اپنی نبوت کا استدلال کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"ہاں یہ بات درست ہے کہ قرآن ہدایت کے لیے نازل ہوا ہے۔ مگر قرآن کی ہدایتیں اس شخص کے وجود کے ساتھ وابستہ ہیں جس پر قرآن نازل ہوا یا وہ شخص جو منجانب اللہ اس کا قائم مقام ٹھہرایا گیا اگر قرآن اکیلا ہی کافی ہوتا تو خدا تعالیٰ قادر تھا کہ قدرتی طور پر درختوں کے پتوں پر قرآن لکھا لکھایا آسمان سے نازل ہو جاتا مگر خدا تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا بلکہ قرآن کو دنیا میں نہیں بھیجا جب تک معلم القرآن دنیا میں نہیں بھیجا گیا۔ قرآن کو کھول کر دیکھو کتنے مقام میں اس موضوع کی آیتیں ہیں کہ "**یعلمھم الکتاب والحکمۃ**" یعنی وہ نبی کریم قرآن اور قرآنی حکمت لوگوں کو سکھاتا ہے اور پھر ایک جگہ اور فرماتا ہے:

"**ولا یمسہ الا المطہرون**" . یعنی قرآن کے حقائق و دقائق انہیں پر کھلتے ہیں جو پاک کیے گئے ہیں۔ پس ان آیات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کے سمجھنے کے لیے ایک ایسے معلم کی ضرورت ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پاک کیا ہو اگر قرآن کے سیکھنے کے لیے معلم کی حاجت نہ ہوتی تو ابتدائی زمانہ میں بھی نہ ہوتی" (شہادت القرآن مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ 52)

مرزا غلام احمد قادیانی تو مر گیا اب مرزائی حضرات اپنی عاقبت کی بھلائی کے لیے

خود ہی غور کریں کہ جب قرآن کی ہدایتیں صرف اور صرف ایسے شخص کے وجود کے ساتھ وابستہ ہیں جس پر قرآن نازل ہوا یا وہ شخص جو منجانب اللہ اس کا قائم مقام ٹھرایا گیا اور جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پاک کیا ہو تو سوائے آئمہ اثنا عشر کے اور کون ہے جو ان صفات کا حامل ہو اگر ان بارہ اماموں کو ہادی خلق نہ مانا جائے جنہیں پیغمبرؐ نے خدا کے حکم سے اپنا قائم مقام ٹھرایا تو واقعا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ خدا نے پیغمبرؐ کے بعد امت کی ہدایت کا انتظام کیے بغیر چھوڑ دیا اور اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ پیغمبرؐ کے بعد سقیفہ بنی ساعدہ میں قائم ہونے والی حکومت کے کسی بھی فرمانروا نے اس قسم کا دعویٰ نہیں کیا کہ وہ منجانب اللہ پیغمبرؐ کا قائم مقام ٹھہرایا گیا ہے اور اسے اللہ نے اپنے ہاتھ سے پاک کیا ہے۔ یہ شرف صرف آئمہ اہل بیت کو حاصل ہے اور آیہ تطہیر اس پر شاہد ہے غلام احمد قادیانی ایک اور مقام پر اپنی نبوت کے ثبوت میں قرآن کریم سے استدلال کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

''جس طرح پر کہ عقل اس بات کو واجب اور محتم ٹھراتی ہے کہ کتب الٰہی کی دائمی تعلیم اور تفہیم کے لیے ضروری ہے کہ ہمیشہ۔ انبیاء کی طرح وقتاً فوقتاً معلم و مکلم اور صاحب علم لدنی پیدا ہوتے رہیں اسی طرح جب ہم قرآن پر نظر ڈالتے ہیں اور غور کی نگاہ سے اس کو دیکھتے ہیں تو وہ بھی باآواز بلند یہی فرما رہا ہے کہ روحانی معلموں کا ہمیشہ کے لیے ہونا اس کے ارادہ قدیم میں مقرر ہو چکا ہے۔ دیکھو اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ ''واما ماینفع الناس فیمکث فی الارض '' (الجزء 13) ''یعنی جو چیز انسانوں کو نفع پہنچاتی ہے وہ زمین پر باقی رہتی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ دنیا میں زیادہ تر انسانوں کو نفع پہنچانے والے گروہ انبیاء ہیں کہ جو خوارق سے معجزات سے پیشین گوئیوں سے حقائق سے معارف سے اپنی راستبازی کے نمونے سے انسانوں کے ایمان کو قوی کرتے ہیں اور حق کے طالبوں کو دینی نفع پہچاتے ہیں

(شہادت القرآن مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ 55)

یہ آیت مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے کے سراسر اخلاف ہے کیونکہ یہ آیت یہ کہتی ہے کہ جو چیز انسانوں کو نفع دینے والی ہے وہ زمین میں باقی رہتی ہے اور انسان کو نفع دینے والی چیز ھادیوں کا گروہ ہے جسے قرآن نے امة یهدون کہا ہے اور ہم سابق میں یہ ثابت کر آئے ہیں کہ ہادیوں کی تین اقسام ہیں۔ نمبرا۔ نبی، نمبر۲۔ رسول، اور نمبر۳ امام

اور پیغمبر اکرم نے جو یہ فرمایا تھا کہ "لانبی بعدی" تو اس کا مطلب یہی ہے کہ اب ہادیان دین کے گروہ میں سے امام ہونگے جو انبیاء و رسل کی طرح مصطفےٰ بھی ہونگے مجتبےٰ بھی ہونگے طاہر یعنی معصوم بھی ہونگے اور خدا کے حکم سے مقرر کردہ معلم قرآن و مفسر قرآن ہونگے لیکن پیغمبر کے بعد اب نبی کوئی نہ ہوگا نہ امتی نہ ظلی نہ بروزی اور خدا نے اس نفع دینے والی چیز سے اپنی مخلوق کو ہرگز محروم نہیں رکھا اور اپنے پیغمبرؐ سے اپنے بعد آنے والے اماموں کا بڑی تاکید کے ساتھ اعلان کرایا کہ وہ بارہ ہونگے اور ان کا پہلا امام علیؑ ہے اور آخری امام مھدیؑ ہے اور اس آخری مھدی کو خدا نے اسی طرح محفوظ رکھا ہے جس طرح حضرت عیسیٰ کو محفوظ رکھا کہ جب حکومت وقت ان کے قتل کے درپے ہوگئی تو خدا نے انہیں لوگوں کی نظروں سے غائب کر دیا اور یہ آخری ہادی غائب نہیں ہوا جب تک اپنی غیبت کے زمانہ کے لے لائحہ عمل نہیں دے دیا اور ان کے وجود سے زمین میں اس ہستی کا وجود باقی ہے جو انسانوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والی ہے اور اسی لیے حضرت امام مھدیؑ کا ایک لقب (بقية الله) ہے اور اس سے صرف وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جنھوں نے پیغمبر کی طرف سے خدا کے حکم کے مطابق مقرر کردہ بارہ اماموں کو مانا لیکن جنھوں نے ظاہر بظاہر ہدایت کا علم بلند کرنے والوں سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا وہ اس بارہویں امام غائب سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں؟ اور نہ ہی انہیں اس امام کے خدا کے حکم سے غائب رہنے پر اعتراض کا کوئی حق ہے لہذا چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اور ان کے پیروکاروں نے ان ہادیان

دین میں سے اور آئمہ طاہرین میں سے کسی امام کو مانا ہی نہیں لہذا وہ خود بھی گمراہ رہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا پس یہ آیت ہرگز اس کی نبوت کی دلیل نہیں بن سکتی بلکہ یہ آیت پیغمبر اکرمؐ کے بعد آنے والے آئمہ اہل بیت کے آتے رہنے اور ان میں کے آخری امام کے زمین پر باقی رہنے کو ثابت کرنے والی ہے۔

بہر حال مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مسیح موعود ہونے کو یا مہدی موعود ہونے کو اور کچھ قرآنی آیات واحادیث کو غلط تاویل کے ذریعہ اپنی نبوت کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے یعنی اصل دعویٰ اس کا نبوت کا ہے 'امتی نبی' ایسا نبی جیسا کہ موسیٰ کی امت میں آئے موسیٰ کی شریعت کے تابع:

آخر میں اس نے شہادت القرآن میں اپنی نبوت کی دلیل کے طور پر کچھ پیشین گوئیاں کی ہیں جن کے بارے میں وہ خود یہ کہتا ہے کہ "یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لیے کافی ہیں" (شہادت القرآن صفحہ 81)

یعنی یہ پیشین گوئیاں جو اس نے کی ہیں اگر سچی ثابت نہ ہوں تو سمجھ لیا جائے کہ اس کا دعویٰ نبوت جھوٹا ہے وہ پیشین گوئیاں مختصر طور پر یہ ہیں۔

نمبر ا۔ منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی موت 5 جون 1892 تک

نمبر ۲۔ پنڈت لیکھرام پشاوری کی موت جو 1892 سے چھ سال تک ہے

نمبر ۳۔ مرزا غلام احمد بیگ ہوشیاری پوری کے داماد کی موت جس کی میعاد اکیس ستمر 1893 تک ہے۔

نمبر ۴۔ مرزا احمد بیگ ہوشیاری کے داماد کی بیوہ کی شادی مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ ہوجانا۔

اتفاق کی بات یہ ہے کہ یہ تمام پیشین گوئیاں جھوٹی ہوگئیں ان میں سے کوئی بھی

اس کی پیشین گوئیوں کے مطابق نہ مرااور عبداللہ آتھم نے تاریخ گزرنے کے بعد ہاتھی پر سوار ہو کر امرتسر میں جلوس نکالا جس میں عیسائی اور مسلمان سب شریک ہوئے مرزا احمد بیگ کا داماد 1914 تک زندہ رہا اور جنگ عظیم اول میں شریک ہوا اور وہاں سے بھی زندہ واپس لوٹا لیکن 1914 کے بعد جب اس کی وفات ہوگئی تو مرزا غلام احمد نے اس کی بیوہ کے ساتھ شادی کرنے کی بہت کوشش کی مگر وہ اتنی پکی نکلی کہ اس نے مرزا غلام احمد قادیانی سے شادی کرنے سے انکار کر دیا اور مرزا صاحب سے اس کی شادی نہ ہو سکی لہذا ہم نتیجہ نکالنے کے لیے خود مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنے الفاظ دہراتے ہیں کہ "یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لیے کافی ہیں (شہادت القرآن مرزا غلام احمد صفحہ 81)

چونکہ ہمارا ارادہ اصل موضوع کو انتہائی اختصار کے ساتھ پیش کرنے کا ہے لہذا مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں اس سے زیادہ نہیں لکھ سکتے لیکن جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے صاف ثابت ہے کہ اس کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ نبی ہیں اور جیسا کہ ہم نے سابق اوراق میں بیان کیا ہے کہ پیغمبر اکرمؐ کے زمانے سے لے کر آج تک 41 افراد نے دعوائے نبوت کیا ہے اور آنحضرتؐ سے پہلے ایک کم ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء نے دعوائے نبوت کیا تو دیکھنا یہ ہے کہ کیا محض کسی کے دعوائے نبوت کرنے سے کسی کو نبی مان لیا جائے یا اس کی کوئی شناخت ہے۔

ہادیان دین کی پہچان معجزات سے ہوتی ہے

جب کوئی شخص نبی یا رسول یا امام ہونے کی حیثیت سے خدا کی طرف سے ہادی خلق ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو ہر انسان کو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ اس سے یہ پوچھے کہ

تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ خدا نے تمہیں نبی یا رسول یا امام کی حیثیت سے ہادی خلق بنا کر بھیجا ہے اور اگر اس کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو انسان مجبور ہے کہ اس کو خدا کی طرف سے آیا ہوا نہ مانے اسی لیے خدا نے اپنی طرف سے آنے والے ہر ہادی کو اپنی کوئی نہ کوئی نشانی دے کر بھیجا تا کہ لوگ اس بات کا یقین کر سکیں کہ واقعاً نبوت کا یہ مدعی خدا ہی کا بھیجا ہوا ہے اور لوگوں کو بے وقوف بنا کر اپنے پیچھے لگانے والا نہیں ہے اور وہ نشانی ایسی ہوتی تھی جو کسی بھی انسان سے ممکن الوقوع نہ ہو سوائے خدا کے اسی لیے وہ فعل خدا کا فعل سمجھا جاتا تھا اور اس فعل کو خدا کی طرف سے اس نبی کے سچا ہونے کی نشانی سمجھا جاتا تھا اور اس نشانی کو اصطلاح میں خرق عادت یا عاجز کرنے والا فعل ہونے کی حیثیت سے معجزہ کہا جاتا تھا اسی لیے بزرگ شیعہ عالم علامہ مجلسی نے معجزہ کے بارے میں یہ کہا ہے کہ:

"من اعتقد ان المعجزات والکرامات من فعل النبی والامام فلیس فی کفرہ شک ولاریب" (سبیل النجاہ فی اصول الامتفاد صفحہ 41)

یعنی جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ معجزات وکرامات نبی و امام کا اپنا ذاتی فعل ہوتا ہے اس شخص کے کفر میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے لیکن قرآن کریم میں کہیں بھی نہ تو لفظ معجزہ آیا ہے اور نہ ہی ولایت تکوینی بلکہ قرآن میں اس چیز کو کہیں تو آیت کہا ہے کہیں برہان کہا ہے کہیں بینہ کہا ہے اور کہیں سلطان کہا ہے یعنی خدا کی طرف سے نشانی یا ثبوت یا گواہ یا دلیل۔

معجزات کا ظہور کیسے ہوتا ہے

معجزات کا ظہور ہادیان دین کے لیے کئی عنوان اور کئی طریقوں سے ہوتا ان میں سے پہلا طریقہ یہ ہے کہ جب وہ کسی ہادی کو نبی یا رسول کی حیثیت سے لوگوں کی طرف بھیجتا ہے تو وہ اسے یہ بتا کر بھیجتا ہے کہ ہماری طرف سے تمہارے نبی یا رسول ہونے کی نشانی یہ ہے۔

چونکہ دوسرے انبیاء ورسل کو جتنی نشانیاں دی گئیں ان میں انکے خوف زدہ ہونے کی کوئی بات نہیں تھی محض بتا دینا ہی کافی تھا جس پر ہر آنے والے ہادی کو یقین کامل ہوتا تھا کہ جب میں جا کر دعوائے نبوت ورسالت کرونگا تو خدا نے میری تصدیق کے لیے جس نشانی کا وعدہ کیا ہے وہ میرے دعوائے نبوت کے ساتھ خود ہی دکھا دے گا لیکن حضرت موسیٰ کو ایسا معجزہ دیا گیا تھا کہ اگر وہ فرعون کے دربار میں جا کر پہلی بار دکھاتے اور خدا کی وحی کے مطابق عصا کو زمین پر ڈالتے اور اس کو سانپ کی طرح لہراتا ہوا دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوتے تو خود اپنی تضحیک ہوتی لہذا خدا نے موسیٰ کو فرعون کی طرف بھیجنے سے پہلے اس کی ریہرسل کرائی اور اس سے خوف کھانے کو دور کیا چنانچہ موسیٰ مدین سے اپنی بیوی کے ہمراہ لوٹ رہے تھے تو راستہ میں رات ہوگئی سردی کا موسم تھا بادل چھائے ہوئے تھے اور ٹھنڈی ہوا چل رہی تھیں ایسے میں کوہ طور کے اوپر آگ جلتی ہوئی دکھائی دی لہذا موسیٰ نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے لہذا تم یہیں ٹھہرو تا کہ میں وہاں سے تاپنے کے لیے ایک چنگاری لے آؤں یا وہاں آگ کے پاس سے راستہ کا پتہ معلوم کروں جب وہ آگ کے قریب پہنچے تو انہیں آواز آئی اے موسیٰ یہ میں ہوں تمہارا رب اب تم اپنی جوتیاں اتار دو کیونکہ تم اس وقت وادی مقدس طویٰ میں ہو اور وحی کے ذریعہ موسیٰ سے کچھ ہم کلامی کے بعد پوچھا۔

"وما تلک بیمینک یا موسیٰ قال ھی عصای اتو کوء علیھا واھش بھا علی غنمی ولی فیھا مارب اخری قال القھا یا موسیٰ فالقاھا فاذا ھی حیة تسعیٰ قال خذھا ولا تخف سنعید ھا سیر تھا الاولیٰ واضمم ید ک الیٰ جناحک تخرج بیضاء من غیر سوء آیة اخری لنریک من آیا تنا الکبریٰ" (طه. 17 تا 23)

اور اے موسیٰ یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا چیز ہے عرض کی یہ میری لاٹھی ہے میں اسپر سہارا کرتا ہوں اور اسی سے اپنی بکریوں پر درختوں کے پتے جھاڑتا ہوں اور اس سے میرے اور بھی کئی کام نکلتے ہیں۔

فرمایا اے موسیٰ اسے زمین پر ڈال دو پس موسیٰ نے اسے زمین پر ڈال دیا (عصا کا زمین پر ڈالنا تھا کہ) وہ یکا یک فوراً سانپ بن کر دوڑنے لگا۔ (یہ دیکھ کر موسیٰ بھاگے تو خدا نے) فرمایا اے موسیٰ تم اس کو پکڑ لو اور ڈرو نہیں ہم اس کو ابھی اس کی پہلی حالت میں لے آئینگے اور اپنے ہاتھ کو سمیٹ کر اپنی بغل میں کر لو پھر دیکھو کہ وہ بغیر کسی عیب کے سفید چمکتا دمکتا ہوا نکلے گا یہ دوسرا معجزہ ہے (یہ ابتداء ہے) تا کہ ہم بعد میں تمہیں اپنی قدرت کی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں۔

ان آیات میں چند باتیں خاص طور پر قابل غور ہیں۔

نمبر ۱۔ خدا نے موسیٰ سے پوچھ کر ان کاموں کا اظہار کرا دیا جو وہ اپنی لاٹھی سے لیتے تھے تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ موسیٰ پہلے خود عصا کو سانپ نہیں بنایا کرتے تھے۔

نمبر ۲۔ موسیٰ نے خدا کے حکم سے جب اپنے عصا کو زمین پر ڈالا تو وہ یکا یک فوراً سانپ بن کر دوڑنے لگا آیت کے الفاظ ذہن میں رہیں "فاذا ھی حیۃ تسعی" یعنی وہ فوراً سانپ بن کر دوڑنے لگا یعنی ایسا نہیں ہے کہ وہ حقیقتاً سانپ نہ بنا ہو بلکہ سانپ جیسا دکھائی دیا ہو۔

نمبر ۳۔ موسیٰ سانپ کو دیکھ کر ڈر گئے اور بھاگ کھڑے ہوئے لہذا خدا نے فرمایا کہ اے موسیٰ تم ڈرو نہیں اور اسے پکڑ لو (خذھا ولا تخف) ہم اسے پھر سے لاٹھی بنا دینگے (سنعیدھا سیرتھا الاولی) ہم اسے پہلی سیرت پر لے آئینگے یہ پہلا معجزہ تھا۔

نمبر ۴۔ دوسرا معجزہ ید بیضاء دیا اور فرمایا تخرج بیضاء من غیر سوء

آیۃ اخری یہ سفید چمکتا دمکتا بلا عیب نکلے گا یہ دوسری نشانی ہے یہ دوسرا معجزہ ہے۔

نمبر۵۔ یہ ابتدائی معجزات ہیں یہ ابتدائی نشانیاں ہیں جو ہم ساتھ دے کر بھیج رہے ہیں اس کے بعد ہم اور بھی بہت سی بڑی بڑی نشانیاں تمہارے لیے دکھائیں گے ان آیات میں دو معجزات کا بیان ہوا ہے اور ہر ایک کو آیت کہا ہے اور باقی کا وعدہ کیا (لنریک من آیاتنا الکبریٰ) یعنی جس طرح ہم نے یہ دو معجزات دو نشانیاں دکھائی ہیں اسی طرح دوسرے معجزات بھی ہم ہی دکھائینگے۔

اور جب موسیٰؑ سے یہ کہا کہ اسے پکڑ لو اور ڈرو نہیں تو ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ ہم تمہارے پکڑتے ہی اسے اسی طرح لکڑی کا عصا بنا دینگے۔ (سنعید ھا سیر تھا الاولیٰ) ہم لوٹا دینگے اس کو اس کی پہلی حالت پر یعنی عصا کا سانپ بنانا بھی خدا کا کام تھا اور اسے پھر سے لکڑی کا عصا بنانا بھی خدا ہی کا کام تھا۔

سورہ طٰہٰ کی مذکورہ آیات میں خود موسیٰؑ سے خطاب تھا سورہ القصص میں ہمارے لیے قصہ کے طور پر موسیٰؑ کا واقعہ اس طرح بیان کیا۔

وان الق عصاک فلما راٰہ تھتز کانھا جان ولیٰ مدبراً ولم یعقب یا موسیٰ اقبل ولا تخف انک من الامنین" (القصص۔31)

اور ہم نے کہا اے موسیٰ تم اپنا عصا زمین میں ڈال دو پس جب انہوں نے یہ دیکھا کہ یہ تو اس طرح سے لہرا رہا ہے جیسے کہ بہت بڑا اژدہا ہو تو موسیٰ پیٹھ پھیر کر بھاگے اور مڑ کر بھی نہ دیکھا تو ہم نے کہا اے موسیٰ آگے بڑھو اور ڈرو نہیں تمہیں یہ کچھ نہیں کہے گا یقیناً تم امن سے رہو گے سورۃ القصص میں بطور واقعہ کے خدا ہمیں بتا رہا ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ ہم نے موسیٰ سے یہ کہہ دیا تھا کہ اس کو پکڑ لو ڈرو نہیں ہم تمہارے پکڑتے ہی اس کو پہلی حالت میں لوٹا دینگے مگر موسیٰ پھر بھی ڈر گئے اور پیٹھ پھیر کر ایسے بھاگے کہ مڑ کر بھی نہیں

دیکھا تو ہم نے ان سے کہا کہ اے موسیٰ آگے بڑھو اور ڈرو نہیں یہ تمہیں کچھ نہیں کہیگا اور تم بالکل امن سے رہو گے اور سورہ نمل میں خدا تعالیٰ نے اس واقعہ کو ہمارے لیے دوسری دفعہ بیان کیا اور آیت نمبر 8 تا 10 میں عصا کے سانپ بنانے اور موسیٰ کے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہونے کو واقعہ کے طور پر بیان کر کے اور ید بیضا عطا کرنے کا حال بیان کرنے کے بعد آیت نمبر 12 میں کہتا ہے: "فی تسع آیات الی فرعون وقومه" (النمل .12)

یہ دو آیات منجملہ ان نو آیات کے ہیں جو ہم تمہیں فرعون اور اس کی قوم کے مقابلہ میں عطا کرینگے: اور سورہ طہٰ آیت نمبر 23 میں بیان ہوا تھا:

"لنریک من آیاتنا الکبریٰ"

تا کہ ہم تم کو بڑی بڑی نشانیاں دکھلائیں۔ اور سورہ القصص آیت نمبر 32 میں بیان ہوا۔

"فذانک بر هانان من ربک الی فرعون وملائه" (القصص .32)

یہ لاٹھی کا سانپ بنانا اور ید بیضاء دو دلیلیں اور ثبوت ہیں تیرے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے درباریوں کے لیے۔ بہر حال خداوند تعالیٰ نے مذکورہ دونوں معجزے عطا کر کے موسیٰ کو حکم دیا کہ اب تم اپنے بھائی ھارون کو ساتھ لیکر فرعون کے پاس جاؤ۔

"اذهب انت واخوک بایا تی ولا تنیا فی ذکری" (طه .41)

اے موسیٰ تم اپنے بھائی کے ساتھ ہماری یہ دونوں نشانیاں (معجزات) لے کر جاؤ اور میری یاد سے سستی نہ کرنا۔

" فاتیه فقولا انا رسولا ربک فارسل معنا بنی اسرائیل و لا تعذبهم قد جئناک بایة من ربک والسلام علی من اتبع الهدی" (طه .43)

"اے موسیٰ تم دونوں اس فرعون کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم آپ کے پروردگار کے رسول ہیں تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے اور انہیں نہ ستا ہم تیرے

پاس تیرے رب کی نشانی معجزہ لے کر آئے ہیں اور جو راہ راست کی پیروی کرے اسی کے لیے سلامتی ہے۔"

پس جب موسیٰ فرعون کے دربار میں پہنچے تو انہوں نے کہا۔

"وقال موسیٰ یا فرعون انی رسول من رب العالمین حقیق علی ان لا اقول علی اللہ الا الحق قدجئتکم ببینۃ من ربکم فارسل معی بنی اسرائیل قال ان کنت جئت بایۃ فات بھا ان کنت من الصادقین فالقی عصاہ فاذا ھی ثعبان مبین ونزع یدہ فاذاھی بیضاء للناظرین "(الاعراف 104 تا 108)

"اور موسیٰ نے کہا اے فرعون میں یقینی طور پر پروردگار عالم کا رسول ہوں مجھ پر واجب ہے کہ خدا پر سچ کے سوا ایک لفظ جھوٹ نہ کہوں میں یقینی طور پر تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح وروشن نشانی آیت معجزہ لیکر آیا ہوں تو بنی اسرائیل کو میرے ہمراہ کردے فرعون نے کہا اگر تم سچے ہو اور واقعی کوئی نشانی اور معجزہ لیکر آئے ہو تو اسے دکھاؤ یہ سنتے ہی موسیٰ نے اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دی پس وہ یکایک فوراً ظاہراً اژدہا بن گیا اور اپنا ہاتھ باہر نکالا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہر شخص کی نظر میں جگمگا رہا ہے۔

ان آیات میں ہمارے لیے کیا سبق ہے؟

ان آیات میں ہمارے لیے کئی سبق موجود ہیں اول یہ کہ خدا نے موسیٰ کو جو چیزیں رسول بنا کر بھیجنے سے پہلے دیں انہیں اس نے آیت کہا ہے یا بینہ کہا ہے یا برھان کہا ہے اور کوہ طور پر ریہرسل اس لیے کرائی تا کہ بشری تقاضے سے ڈر کر جس طرح کوہ طور پر بھاگے کہیں فرعون کے دربار میں ایسا واقعہ نہ ہو جائے لہذا پہلے سے تجربہ کرا کے بھیجا

اوراس سے یہ بھی ثابت کرنا مقصود ہو سکتا ہے کہ لوگ اچھی طرح سے سمجھ لیں کہ اگر یہ فعل موسیٰ کا اپنا ذاتی اور عادی فعل ہوتا تو ڈر کر نہ بھاگتے دوسرے اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ جو آیات خدا کسی نبی کو پہلے سے دیکر بھیجتا ہے اس کے لیے دعا کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اپنی رسالت کا اعلان کر کے جب معجزہ کا مطالبہ کیا جائے۔تو جس طرح اسے بتایا گیا ہے اس پر عمل درآمد کردے خدا فوراً اس کی تصدیق کرتے ہوئے اس معجزے کو ظاہر کر دے گا تیسرے فرعون کا یہ بیان نقل کر کے کہ:

'ان کنت جئت بآیة فات بها ان کنت من الصادقین "(الاعراف .106)

اگر تم کوئی نشانی خدا کے پاس سے لیکر آئے ہو تو اگر تم سچے ہو تو لاؤ دکھاؤ۔

یہ سبق دیا کہ مدعی نبوت ورسالت سے اس کے سچا ہونے کا ثبوت طلب کرنا چاہیے کہ اس کے پاس سچا ہونے کی کیا نشانی ہے اگر کوئی خدا کی طرف سے ہونے کا دعوےٰ کرے اور کوئی نشانی پیش نہ کرے تو اس کے دعوے کو نہیں ماننا چاہیے اور اگر کوئی مدعی نبوت ایسی نشانی دکھا دے تو اس کو مان لینا چاہیے اور پھر ہیکڑی نہیں کرنی چاہیے چوتھے یہ کہ جب خدا کسی نبی سے یہ اعلان کرائے کہ تم جا کر یہ کہنا کہ:"قد جئناک بآیة من ربک "

ہم تمہارے رب کے پاس سے نشانی لیکر آئے ہیں۔تو اس نشانی دکھانے کے لیے دعا کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ اس کے اعلان کے ساتھ ہی خدا وہ معجزہ دکھادے گا یہی وجہ ہے کہ خدا نے موسیٰ کو جو دو معجزے دے کر بھیجا تھا اس میں فرعون کے سامنے موسیٰ کو خدا سے دعا کرنے کی ضرورت نہ پڑی بلکہ لاٹھی کے ڈالتے ہی وہ اژدہا بن گیا اور ہاتھ بغل سے نکالتے ہی وہ چمکتا ہوا نکلا۔یہی صورت حال حضرت عیسیٰ کے معجزات کی تھی خدا نے ان کی پیدائش سے پہلے ہی حضرت مریم سے خطاب کرتے ہوئے یہ بتلا دیا تھا کہ۔

"ویعلمه الکتاب والحکمة والتوراة والانجیل ورسولا الیٰ بنی

اسرائیل انی قد جئتکم بایة من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیة الطیر فانفخ فیہ فیکون طیراًباذن اللہ وابری الاکمہ والابرص واحی الموتی باذن اللہ وانبئکم بماتاکلون وماتدخرون فی بیوتکم ان فی ذالکم لایة لکم ان کنتتم مومنین ومصدقاًلما بین یدی من التوراۃولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم وجیتکم بایة من ربکم فاتقوااللہ واطیعون "(آل عمران 48تا 50).

ترجمہ۔اوراے مریم خدااس کوتمام آسمانی کتب اور عقل کی باتیں اور خاص کر توریت وانجیل کی تعلیم دے گااور بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گااور وہ میرے حکم سے ان سے یہ کہے گا میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے اپنی نبوت ورسالت کی نشانی لے کر آیا ہوں اوروہ نشانی یہ ہے کہ میں گندھی ہوئی مٹی سے ایک پرندہ کی مورت بناؤں گا پھر میں اس میں پھونک مارونگا تووہ خدا کے حکم سے پرندہ بن کر اڑنے لگے گااور میں خدا ہی کے حکم سے مادرزاداندھےاور کوڑھی کواچھا کرونگااور مردوں کوزندہ کرونگا اور جو کچھ تم کھاتے ہواوراپنے گھروں میں جمع کرتے ہوسب تم کو بتادونگااگرتم ایمان دار ہوتو بے شک تمہارے لیے ان باتوں میں (میری نبوت ورسالت کی) ایک نشانی ہے اور توریت جو میرے سامنے موجود ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں اور میرے آنے کی ایک غرض یہ ہے کہ جو چیزیں تم پر حرام ہیں میں ان میں سے بعض کو حکم خدا سے حلال کردوں اور میں تمہارے پروردگا کی طرف سے اپنی نبوت ورسالت کی نشانی لے کر تمہارے پاس آیا ہوں پس تم خدا کی نافرمانی سے بچواور میری اطاعت کرو۔

سورہ آل عمران کی ان مذکورہ آیات میں حضرت عیسی کی پیدائش سے پہلے ہی حضرت مریم کو یہ خبردی جارہی ہے کہ:

نمبر۱۔ خدا انہیں کتاب وحکمت اور توریت وانجیل کی تعلیم دیگا۔

نمبر۲۔ خدا انہیں نبی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے۔

نمبر۳۔ خدا ان کی نبوت ورسالت کی تصدیق کے لے پہلے سے ہی جو نشانیاں دے کر بھیجے گا وہ ان کے بارے میں اس طرح اعلان کرے گا کہ۔

(الف) میں اپنی نبوت ورسالت کی تصدیق کے لیے تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں اور وہ نشانیاں یہ ہیں کہ میں مٹی سے پرندہ کی شکل میں مورت بنا کر اس میں پھونک مارونگا تو وہ اصلی پرندہ بن کر اڑنے لگے گا۔

(ب) مردوں کو زندہ کرونگا۔

(ج) جو تم کھاتے ہو اور زخیرہ کرتے ہو میں سب تم کو بتا دونگا۔ اور حکم خدا سے وہ چیزیں جو بنی اسرائیل پر حرام ہیں ان میں سے کچھ کے حلال ہونے کا حکم خدا سے اعلان کروں گا۔

حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے پہلے ہی دی گئی ان خبروں میں دو دفعہ یہ کہا گیا ہے کہ: "انی جئتکم بایة من ربکم" یعنی میں تمہارے رب کی طرف سے اپنی نبوت ورسالت کی نشانی لے کر آیا ہوں اور ایک دفعہ یہ کہا گیا ہے ان فی ذالکم لایة من ربکم یعنی ان باتوں میں تمہارے رب کی طرف سے میری نبوت ورسالت کی یقینی نشانی ہے"۔ تو ان نشانیوں کے دکھانے کے لیے حضرت موسیٰ کی طرح حضرت عیسیٰ کو بھی دعا کرنے کی ضرورت نہ پڑے گی بلکہ اپنے اعلان رسالت کے بعد جو نہی وہ ان معجزات کا اظہار کرنا چاہینگے تو خدا فوراً اس کو ظاہر کردیگا ان نشانیوں کے لیے جنہیں خدا نے اپنی نشانیاں کہا ہے نہ تو موسیٰ کو دعا کرنے کی ضرورت پڑی اور نہ ہی حضرت عیسیٰؑ کو دعا کرنے کی ضرورت پڑی۔ اور نہ ہی یہ ان کا ذاتی اور عادی فعل تھا بلکہ خدا نے خود ان کی

تصدیق کے لیے ان نشانیوں کا اظہار کیا یعنی موسیٰ کا اژدھا بھی خدا نے بنایا اور پھر اس کو عصا کی صورت میں بھی خدا ہی لایا عیسیٰ کو علم وحکمت اور توریت وانجیل کی تعلیم بھی خدا نے دی حرام چیزوں کو حلال بھی خدا نے کیا مٹی کے پتلے کو پرندہ بنا کر بھی خدا نے اڑایا اور مردہ کو زندہ بھی خدا نے کیا اور ذخیروں سے متعلق غیب کی خبریں بھی خدا ہی نے دیں پس اب تک کے بیان سے ثابت ہوا کہ وہ آیات ومعجزات جو خدا انبیاء ورسل کو بھیجنے سے پہلے ان کی نبوت ورسالت کی تصدیق کے لیے پہلے سے عطا کر کے بھیجتا ہے ان کی تصدیق کے لئے خود خدا اپنی طرف سے ان کا اظہار کرتا ہے البتہ اس بات کا اعلان وہ خود ان سے کراتا ہے

لہذا بعض مفسرین کا ہر معجزہ کے بارے میں یہ کہنا بھی صحیح نہیں ہے کہ اس کے لیے انہوں نے خدا سے دعا کی اور مفوضہ اور شیخیوں کا یہ کہنا بھی قطعی غلط ہے کہ یہ انکا ذاتی اور عادی فعل تھا۔ اور اسی وجہ سے یہ معجزات بار بار نہیں دکھائے جاتے اور نہ ہی ان کو دکھانے کی پھر ضرورت پڑتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ید بیضاء کا معجزہ تو حضرت موسیٰ نے صرف ایک دفعہ دربار فرعون میں دکھایا اور پھر اس کو دکھانے کی ضرورت نہ پڑی لیکن دوسرا معجزہ یعنی عصا کو سانپ بنانے کا معجزہ ایک دفعہ اور دکھانے کی ضرورت پڑ گئی اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ جب فرعون کے درباریوں اور فرعون نے موسیٰ کے لائے ہوئے معجزات دیکھ کر انہیں جادو قرار دے دیا اور ملک بھر سے جادوگر اکٹھے کر کے موسیٰ کو ان سے مقابلہ کرنے کے لیے کہا اور مقابلے کا ایک دن مقرر کر دیا تو مقابلہ کے دن ہزاروں جادوگر اور لاکھوں کی تعداد میں تماشائی ملک بھر سے مقابلہ دیکھنے کے لیے مصر کے میدان میں پہنچ گئے خداوند تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس مقابلہ کا حال حکایتاً یوں بیان کیا ہے کہ جادوگر بولے پہلے تم ڈالو گے یا ہم ڈالیں گے۔ حضرت موسیٰ نے جواب دیا: ”قال بل القوا فاذا حبالهم وعصيهم يخيل اليه من سحر هم انها تسعىٰ“ (طه .66)

موسیٰ نے کہا بلکہ جو کچھ تم نے ڈالنا ہے پہلے تم ہی ڈال دو پس انہوں نے جونہی ڈالا تو ان کے ڈالتے ہی موسیٰ کو ان کے جادو سے ایسا معلوم ہوا جیسا کہ ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں دوڑ رہی ہیں۔

"فاوجس فی نفسہ خیفۃموسیٰ "(طہ .67)

پس ان لاٹھیوں اور رسیوں کو اس حالت میں دیکھ کر موسیٰ دل ہی دل میں ڈرے۔

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب ارشاد فرماتے ہیں کہ موسیٰ ان رسیوں اور لاٹھیوں سے نہیں ڈرے تھے بلکہ انہیں یہ خوف ہوا کہ کہیں یہ جم غفیر یہ نہ سمجھ لے کہ جادوگر غالب آگئے اس بات کو قرآن نے وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ خدا نے موسیٰ کو وحی کی:

"قلنا لا تخف انک انت الاعلیٰ والق مافی یمینک تلقف ماصنعوا انما صنعوا کید ساحر ولا یفلح الساحر حیث اتیٰ فالقیٰ السحرۃ سجدا قالو آمنا برب ھارون وموسیٰ "(طہ .68 تا 70)

ہم نے موسیٰ کو وحی کے ذریعہ کہا کہ ڈرو نہیں بے شک غالب تم ہی رہو گے اور اے موسیٰ تمہارے داہنے ہاتھ میں جو لاٹھی ہے اسے زمین پر ڈال دو انہوں نے جو کرتب کیا ہے یہ اسے نگل جائے گا کیونکہ سوائے اس کے نہیں ہے کہ جو کرتب انہوں نے کیا ہے وہ جادوگروں کا مکروفریب ہی ہے اور جادوگر جہاں بھی جائیگا کامیاب نہ ہوگا غرض موسیٰ کی لاٹھی نے اژدھا بن کر سب کو ہڑپ کرلیا یہ دیکھتے ہی سب کے سب جادوگر سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے کہ ہم ہارون وموسیٰ کے پروردگار پر ایمان لے آئے ہیں:

چونکہ جادوگر سمجھتے تھے اور یہ جانتے تھے کہ انہوں نے کیا کیا ہے؟ اور اس قسم کا جادو وہ کام نہیں کرسکتا جو موسیٰ کے عصا نے سانپ بن کر کیا لہذا وہ اچھی طرح سے سمجھ گئے کہ موسیٰ نے جو سانپ بنایا ہے وہ ان کی طرح کا مکر یا جادو نہیں ہے بلکہ یہ ایک اصلی خرق

عادت ہے اور یہ خدا کی طرف سے موسیٰ کی نبوت ورسالت کی تصدیق کے لیے ایک نشانی
ہے اور یہ اصلی سانپ بنا ہے جوان کے جادو کے مکر سے ہلتی ہوئی رسیوں اور لاٹھیوں کو نگل
گیا ہے لہذا وہ ایمان لے آئے اور خدا کے آگے سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے کہ ہم
موسیٰ اور ھارون کے پروردگار پر ایمان لے آئے پس یہ آخری موقع تھا کہ موسیٰ نے عصا
ڈال کر سانپ بنانے کا معجزہ دکھایا موسیٰ کوہ طور پر پہلی مرتبہ عصا کو سانپ کی شکل میں دیکھ کر
اس لیے ڈر گئے تھے کہ یہ کام ان کا اپنا نہیں تھا اور سانپ کی فطرت سے وہ واقف تھے مگر
جب خدا نے بتادیا کہ یہ تمہیں کچھ نہیں کہے گا ہم اس کو تمہارے پکڑتے ہی پھر سے لاٹھی بنا
دینگے اور موسیٰ کو دوبارہ پکڑنے سے تجربہ ہوگیا تو خوف جاتا رہا اور فرعون کے دربار میں بے
دھڑک دکھایا اور بالکل نہیں ڈرے اور پھر بے دھڑک پکڑ بھی لیا جو لاٹھی کی لاٹھی تھا مگر
جادوں گروں کی رسیوں اور لاٹھیوں کو یہ خیال کر کے کہ جیسا کہ وہ دوڑ رہی ہیں دل ہی دل
میں ڈرنے کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں۔
نمبرا۔ یہ کہ ابھی تک موسیٰ کو یہ علم نہیں تھا کہ جادوگروں کے مقابلہ میں انہیں کیا کرنا چاہیے۔
نمبر۲۔ یہ کہ جادوں گروں کے رسیوں اور لاٹھیوں کو دوڑتے ہوئے دیکھ کر سارے ملک سے
آئے ہوئے یہ تماشائی کہیں یہ نہ سمجھ لیں کہ جادوگر غالب آ گئے ہیں لہذا خدا نے وحی کے
ذریعہ تسلی دی اور فرمایا: لا تخف انک انت الاعلی ' ڈرو نہیں غالب تم ہی رہو گے اور
پھر غالب ہونے کی یہ ترکیب بتائی "والق مافی یمینک تلقف ماصنعوا" یعنی
تمہارے داہنے ہاتھ میں جو لاٹھی ہے اسے زمین پر ڈال دو یہ ان کے مکر سے جو کچھ وجود میں
آیا ہے اس سب کو نگل جائیگا۔
اس سے ثابت ہوا کہ موسیٰ کو ابھی تک یہ علم نہیں تھا کہ یہ جادوگروں کے بنائے
ہوئے سارے سانپوں کو ہڑپ کر جائیگا اور اگر انہیں اس بات کا علم ہوتا کہ یہ عصا سانپ

بن کر ان کے سارے سانپوں کو نگل جائیگا تو پھر دل ہی دل میں ڈرنے کی کوئی بات نہیں تھی خدا نے حضرت موسیٰ کو یہ بات اب جادوگروں کی رسیوں کے سانپ بن جانے کے بعد بتائی تھی اور یہ بات کوہ طور پر فرعون کے پاس بھیجنے کا حکم دیتے وقت بھی نہیں بتائی تھی کہ تمہارا مقابلہ جادوگروں سے بھی ہوگا لہذا تم اس وقت بھی یہ لاٹھی ڈال دینا یہ ان کے سارے مکر کو نگل جائیگا اگر اس وقت ہی یہ بات بتا دی گئی ہوتی تو پھر بھی موسیٰ کو دل ہی دل میں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی وہ بے دھڑک اب بھی اسی طرح عصا ڈال دیتے جس طرح فرعون کے دربار میں ڈالا تھا پس اس طرح موسیٰؑ نے عصا کو دو دفعہ سانپ بنانے کا معجزہ دکھایا ایک دربار فرعون میں اور دوسرے جادوگروں سے مقابلہ میں اور دوسرا معجزہ یعنی ید بیضاء صرف ایک دفعہ فرعون کے دربار میں دکھایا اور اس کے بعد پھر موسیٰ کو نہ یہ معجزات دکھانے کی ضرورت پیش آئی اور نہ ہی دوبارہ موسیٰ نے یہ معجزات دکھائے۔

یہاں پر ایک بات خاص طور پر قابل غور ہے کہ جادوگروں سے مقابلہ میں یہ بات تو جادوگروں نے کہی کہ: ''اے موسیٰ پہلے تم ڈالو گے یا پہلے ہم ڈالیں'' اور اُن کی یہ بات سب نے سنی اور اُن کے جواب میں حضرت موسیٰ نے جو یہ کہا کہ: ''پہلے تم ہی ڈال لو'' تو حضرت موسیٰ کی یہ بات بھی سب نے سنی لیکن اس بات کا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دل ہی دل میں ڈرے کسی کو بھی پتہ نہ چلا خدا تو علیم بذات الصدور ہے وہ دلوں کی باتوں کو جانتا ہے، لیکن جادوگروں اور تماشائیوں میں سے کسی کو بھی اس بات کا پتہ نہ چلا کہ موسیٰ دل ہی دل میں ڈرے اور اگر خدا قرآن میں بذریعہ وحی نازل نہ کرتا تو کسی کو بھی اس بات کا پتہ نہ چلتا کہ موسیٰ ڈر گئے تھے اور نہ ہی اس بات کا علم ہوتا کہ خدا نے وحی کے ذریعے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ کہا کہ: ''ڈرو نہیں غالب تم ہی رہو گے'' اور غالب رہنے کی ترکیب یہ بتلائی کہ تمہارے داہنے میں جو چیز ہے اُسے زمین پر ڈال دو یہ اُن سب کو نگل جائے گا اور

اس وحی کے ذریعے خدا نے جو کچھ کہا اُس کا بھی کسی کو پتا نہ چلا۔ جو چیز دیکھنے میں آئی وہ صرف یہ تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا پھینکا اور وہ اُن کی لاٹھیوں اور رسیوں کو نگل گیا۔ اس امر کو دیکھ کر جادوگر تو صحیح سمجھے کہ یہ کام تو خدا ہی کا ہے لہٰذا وہ خدا کے سامنے سجدے میں گر پڑے لیکن مفوضہ وصوفیہ اور شیخیہ ایسے معجزات کو بیان کرکے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ کام خود حضرت موسیٰ نے کیا اور شیعوں کو گمراہ کرنے میں مصروف ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ایسے کام انبیاء وآئمہ کے عادی کاموں کی طرح خود اُن کے اپنے کام ہوتے ہیں اور اس طرح بیان کرنے کو وہ اُن کی فضیلت قرار دیتے ہیں اور قرآن کے مطابق عقیدہ رکھنے والوں کو وہ مقصر کہتے ہیں۔

حضرت موسیٰ کے لیے دوسری نشانیوں کا ظہور

جب فرعون اور اس کے درباریوں نے یہ دیکھا کہ موسیٰ کے پاس خداوند تعالیٰ کی دونشانیاں یا معجزات ہیں تو انہوں نے ہٹ دھرمی کرتے ہوئے یہ کہا۔

"وقالو امھما تاتنا من آیۃ لتسحرنا بھا فما نحن لک بمومنین فارسلنا علیھم الطوفان والجراد والقمل والضفا دع والدم آیات مفصلات فاسعکبرو ا و کانواقوماًمجرمین" (الاعراف .132 .133)

اور انہوں نے کہا کہ جب تم ایسی نشانی لاؤ گے کہ تم اس سے ہم پر جادو کردو تو ہم تو اسے دیکھ کر ایمان لانگے نہیں پس ہم نے ان کی اس ہٹ دھرمی کی وجہ سے ان پر طوفان بھیجا ٹڈیاں بھیجیں مینڈک بھیجے چیچڑیاں بھیجیں اور خون بھیجا یہ ہماری کھلی ہوئی آیات نشانیاں تھیں پھر بھی وہ اکڑے ہی رہے اس لیے کہ وہ گنہگار لوگ تھے۔

ان آیات میں حضرت موسیٰ کے لیے پہلی دو نشانیوں کے علاوہ دوسری پانچ

نشانیوں کا بیان ہوا ہے ایک طوفان دوسرے ٹڈیاں تیسرے چچڑیاں چوتھے مینڈک اور پانچویں خون ان آیات یا نشانیوں یا معجزات کے ظاہر کرنے کے لیے نہ موسیٰ کو ہاتھ ہلانا پڑا نہ لاٹھی پھینکی نہ موسی نے دعا کے لیے زبان ہلائی پہلے طوفان بھیجا گھر برباد ہو گئے کھیتاں اجڑ گئیں پھر ٹڈیوں کا لشکر بھیجا جس نے ساری فصلیں اور باغات چٹ کر ڈالے قحط پڑ گیا اس کے بعد چچڑیاں بھیجیں پھر مینڈکوں کا لشکر اور پھر ہر جگہ خون ہی خون ان تمام آیتوں اور نشانیوں کو بھی خدا نے موسیٰ کے معجزات قرار دیا ہے لہذا ان پانچوں نشانیوں سمیت 9 میں سے سات معجزات کا بیان ہو گیا اس ساری صورت حال کا نقشہ خدا نے اس طرح کھینچا ہے۔

"ولما وقع علیھم الرجز قالو ا یا موسیٰ ادع لنا ربک ماعھد عندک لئن کشفت عنا الرجز لنو منن لک ولنر سلن معک بنی اسرائیل فلما کشفنا عنھم الرجز الی اجل ھم بالغو ا اذاھم ینکثون" (الاعراف 135. 136)

"جب ان پر عذاب آتا تو کہنے لگتے کہ اے موسیٰ خدا نے جو تم سے وعدہ کیا ہے اس کے مطابق ہمارے واسطے دعا کرو اگر تم نے یہ عذاب دور کر دیا تو ہم ضرور ضرور تم پر ایمان لے آئینگے اور بنی اسرائیل کو بھی تمہارے ساتھ بھیج دیں گے پھر جب ہم ان سے عذاب کو ایک مدت کے لیے ہٹا لیتے تو وہ اس مدت کے پورا ہونے سے پہلے ہی بد عہدی کر دیتے"

ان پانچوں آیات کے ظہور کے سلسلہ میں نہ تو موسیٰ نے عصا پھینکا نہ موسیٰ نے ہاتھ ہلایا اور نہ ہی ان کے دکھانے کے لیے دعا کی۔ لیکن خدا نے ان پانچوں آیات کو بھی موسیٰ کو دی گئی خدا کی طرف سے آیات کبریٰ میں شمار کیا ہے۔ (نریک من آیاتنا الکبری) البتہ ان عذابوں کے برطرف کرنے کے لیے فرعون اور اس کی قوم کی درخواست پر موسیٰ نے دعا ضرور کی ہے لہذا خدا نے موسیٰ کی دعا پر ان سے عذاب کو ہٹا لیا موسیٰ نے صرف عذاب کے

ہٹانے کے لیے دعا کی لیکن وہ عذاب بھی خدا ہی نے بھیجا اور اس عذاب کو ہٹایا بھی خدا ہی نے اور اسی لیے موسیٰ نے فرعون کے الزام پر یہ جواب دیا تھا کہ: "لقد علمت ما نزل هٰؤلاء الا رب السمٰوٰت والارض بصائر" (الاسراء .102)

موسیٰ نے کہا اے فرعون اتنا تو تو بھی سمجھ گیا ہے کہ ان نشانیوں کو کسی اور نے نہیں اتارا بلکہ یہ تو آسمانوں اور زمین کے پروردگار نے دلیلیں بنا کر اتارا ہے۔

سمندر کو شگافتہ کرنے کا معجزہ

حضرت موسیٰ ایک رات خدا تعالیٰ کے حکم سے بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر مصر سے نکل کھڑے ہوئے جب فرعون کو اس بات کا علم ہوا تو وہ بھی اپنا لشکر لے کر پیچھے پیچھے روانہ ہو گیا جب بنی اسرائیل نے دیکھا کہ فرعون کا لشکر ان کے پیچھے آپہنچا ہے تو وہ گھبرا گئے آگے سمندر پیچھے فرعون کا لشکر نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ اس وقت کی حالت کا بیان خدا نے اس طرح کیا ہے۔

"فلما ترا الجمعان قال اصحاب موسیٰ انا لمدر کون قال کلا ان معی ربی سیھدین فاوحینا الی موسیٰ ان اضرب بعصاک البحر فانفلق فکان کل فرق کالطود العظیم" (الشعرا 61 تا 63)

جب دونوں گروہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ کے ساتھی بولے اے موسیٰ ہم تو پکڑے گئے موسیٰ نے کہا ہرگز نہیں بے شک میرا پروردگار میرے ساتھ ہے وہ عنقریب میری رہنمائی کریگا اور مجھے کوئی تدبیر بتا دے گا پس ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ تم سمندر پر اپنے عصا کو مارو مارا تو وہ پھٹ گیا اور پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور ہر ٹکڑا ایک بڑے اونچے پہاڑ کی مانند ہو گیا"

پھراس سے اگلی آیت میں فرماتا ہے:

"واز لفنا ثم الآخرین وانجینا موسیٰ ومن معه اجمعین ثم اغرقنا الآخرین ان فی ذالک لآیة وما کا ن اکثرھم مومنین "(الشعرا 64 .67)

اور ہم نے اسی جگہ پر دوسرے فریق فرعون اوراس کے ساتھیوں کوقریب کر دیا اور موسیٰ اوراس کے سب ساتھیوں کوتو ہم نے ڈوبنے سے بچالیا اور دوسرے فریق فرعون اوراس کے ساتھیوں کوڈبو کر ہلاک کر دیا بے شک اس میں یقینی طور پر نشانی ہے اوران میں اکثر ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔

ان آیات پراصل تبصرہ تو آگے چل کر ہوگا یہاں پرصرف اتنا جان لینا کافی ہے کہ اگرکوئی ہادی یا نمائیندہ الہی کسی مسئلہ میں پریشان ہو یا اسے اس مقام پراپنے نمائندہ الٰہی ہونے کا ثبوت دینا ہوتو خدا اس کووحی کے ذریعہ فوری طور پر آگاہ کر دیتا ہے کہ اس موقع پر وہ کیا کرے شیر قالین کے اصل شیر بن کر مامون کے دربار میں امام رضا کے حکم سے جادوگر کو کھا جانے کا واقعہ اور آصف بن برخیا کی طرف سے تخت بلقیس کوایک چشم زون میں لا حاضر کرنے کے اعلان پرتخت بلقیس کا حاضر ہوجانا اسی قسم کے معجزات اورنشانیوں میں سے ہیں

پتھر سے چشمے پھوٹنے کا معجزہ

سمندر کو پار کرنے کے بعد بنی اسرائیل صحرائے سینا میں پہنچے وہاں پانی کا نام ونشان نہ تھا لہذا جب انہیں پیاس نے ستایا توانہوں نے موسیٰؑ سے پانی نہ ملنے کی شکایت کی اس لیے موسیٰ نے پانی کے لیے خدا سے دعا کی جیسا کہ ارشاد ہوا۔

"واذستسقیٰ موسیٰ لقومه فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منه اثنتا عشرة عیناقد علم کل اناس مشربهم"(البقرہ 60تا 61)

اور اے بنی اسرائیل اس وقت کو یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی کے واسطے دعا کی تو ہم نے کہا اے موسیٰ تم اپنی لاٹھی کو پتھر پر مارو لاٹھی کے مارتے ہی اس پتھر میں سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے اور سب لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ بخوبی جان لیا۔

یہاں تک موسیٰؑ کو عطا کردہ قرآن کے مطابق نو کے نو معجزات کا بیان ہو گیا ان میں سے کوئی سا بھی معجزہ ایسا نہیں ہے جسے موسیٰؑ کا ذاتی اور عادی فعل سمجھا جائے ان معجزات کے علاوہ جو سب کے سب کفار کے لیے تھے خود بنی اسرائیل کے لیے بھی حضرت موسیٰ کی کرامات کا ظہور ہوا ہے اور خدا نے سینا کے تپتے ہوئے صحرا میں بنی اسرائیل کے سروں پر بادلوں کا سایہ کر دیا اور جہاں پر کھانے کے لیے کچھ میسر نہ تھا ان کے کھانے کے لیے خدا نے من وسلوی نازل کیا جیسا کہ ارشاد ہوا۔

"وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن والسلوی" (البقرہ .57)

اور اے بنی اسرائیل ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا اور تم پر من وسلویٰ اتارا۔

پس فرعون اور اس کی قوم کو دکھانے کے لیے یہ تمام کے تمام معجزات بھی خدا کا فعل تھے اور بنی اسرائیل کے لیے یہ کرامات بھی خدا ہی کا فعل تھے:

انبیاء کے معجزات کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ

ہم نے سابقہ اوراق میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کا تفصیلی بیان کیا ہے کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی سے کسی معجزہ کا ظہور نہیں ہوا لہذا اس نے اور اس کے جانشینوں نے ان معجزات کو اپنے خیال کے مطابق عجیب وغریب معنی پہنائے ہیں چنانچہ مرزا بشیر الدین محمود نے جو مرزا غلام احمد قادیانی کے خلیفہ دوم تھے اپنی تفسیر صغیر میں سورہ المائدہ کی آیت "اذ تخلق من الطین کھیئت الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون

طیراً باذنی وتبری الاکمه والابرص باذنی واذتخرج الموتی باذنی واذ کففت بنی اسرائیل عنک اذجئتهم بالبینیت فقال الذین کفروا منهم ان هذا الا سحر مبین "(المائدہ) کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:اور جبکہ تو میرے حکم سے طینی خصلت رکھنے والے افراد میں پرندہ کے پیدا کرنے کی طرح مخلوق پیدا کرتا تھا پھر تو ان میں پھونک مارتا تھا تو وہ میرے حکم سے اڑنے کے قابل ہو جاتے تھے اور تو اندھے اور مبروص کو میرے حکم سے بری قرار دیتا تھا اور جب کہ تو میرے حکم سے مردوں کو نکالتا تھا اور جب کہ بنی اسرائیل کو جو تیرے قتل کا ارادہ رکھتے تھے میں نے تجھ سے روکے رکھا اس وقت جب کہ تو ان کے پاس دلائل لے کر آیا اور ان میں سے کافروں نے کہا یہ تو کھلے کھلے دھوکہ والی بات ہے۔"تفسیر صغیر بشیر الدین محمود صفحہ 161-160

یہ ترجمہ ہے مرزا بشیر الدین محمود کا جو مرزا غلام احمد قادیانی کے خلیفہ دوم تھے اس کی تفسیر اس طرح لکھی ہے۔

حاشیہ نمبر ۵۔ مفسرین کہتے ہیں اس آیت سے ثابت ہے کہ مسیح خدا تعالیٰ کی طرح پرندے پیدا کرتے تھے حالانکہ آیت کے الفاظ یہ ہیں تو پرندوں کی طرح پیدا کرتا ہے اور پرندے مٹی کے جانور بنا کر ان میں پھونک مار کر زندہ نہیں کیا کرتے بلکہ انڈے دے کر ان پر بیٹھتے ہیں اور گرم کر کے ان میں سے بچے نکالتے ہیں اسی طرح سے مسیحا کرتا تھا کہ طینی خصلت لوگوں کو چن کر ان کو تربیت کرتا تھا اور اپنے کلام سے ان کو گرمی پہنچاتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ بے جان انسان روحانی انسان بن جاتے ہیں اور سب ایسا ہی کرتے ہیں مسیح کی اس میں کوئی خصوصیت نہیں تفسیر صغیر بشیر الدین محمود صفحہ 161-160

اس تفسیر میں اس بات سے صاف انکار کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ پرندے کی شکل وصورت کی مورت بناتے تھے اور اس پرندے کے مجسمہ یا پتلے میں پھونک مارتے تھے تو وہ

خدا کے حکم سے سچ مچ کا پرندہ بن کر اڑنے لگتا تھا مٹی سے پرندہ کا مجسمہ یا پتلا بنانا تو یقینی طور پر حضرت عیسیٰ ہی کا کام تھا اور اس میں پھونک مارنا بھی یقیناً حضرت عیسیٰ ہی کا کام تھا مگر پرندہ بن کر اڑنا وہ خدا کے حکم سے تھا مرزا بشیر الدین محمود نے اس تفسیر میں یہ جھوٹ بولا ہے کہ مفسرین یہ کہتے ہیں کہ مسیح خدا تعالیٰ کی طرح پرندے پیدا کرتے تھے یہ بات کسی بھی تفسیر میں کسی بھی مفسر نے نہیں کہی بلکہ سب کا کہنا یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح نے پرندہ کی ہیت شکل وصورت کا مجسمہ یا مورت بنائی اور اس میں صرف پھونک ماری تو وہ مورت حکم خدا سے سچ مچ کا پرندہ بن کر اڑنے لگا اور نہ صرف راغب اصفہانی نے اپنی معروف لغت مفردات القرآن میں ھیئۃ کے معنی شکل وصورت لکھے ہیں اور طیر کے معنی پرندہ لکھے ہیں بلکہ خود مرزائیوں کی شائع کردہ لغت ''کلید القرآن'' شائع کردہ ہیت القرآن لاہور میں بھی ھیت کے معنی صورت شکل لکھا ہے کلید القرآن صفحہ 264 اور طیر کے معنی پرندہ لکھے ہیں کلید القرآن صفحہ 168 جس سے واضح طور پر معنی تو یہی بنتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ مٹی سے پرندہ کی شکل وصورت کی مورتی یا مجسمہ بناتے تھے پھر وہ اس میں پھونک مارتے تھے تو وہ خدا کے حکم سے سچ مچ کا پرندہ بن کر اڑنے لگتا تھا لیکن مرز بشیر الدین محمود نے صریحاً جھوٹ بولا اور غلط بیانی کرتے ہوئے یہ کہا کہ حالانکہ آیت کے الفاظ یہ ہیں تو پرندوں کی طرح پیدا کرتا ہے۔

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے باوجود مطالبے کے کوئی معجزہ پیش نہیں کیا یعنی خدا کی طرف سے ہونے کی کوئی سند پیش نہیں کی لہذا اس نے انبیاءؑ کے مشہور ومعروف معجزات کی تاویلات کر کے انہیں اپنے مطلب کے مطابق ڈھالا ہے چنانچہ اس سے پرندہ کی شکل کی مورتی بنا کر اس میں پھونک مارنے پر خدا کے حکم سے سچ مچ کا پرندہ بن کر اڑنے کو بدل دیا اور اس کے معنی پرندہ کی ہیئت شکل وصورت کی مورت بنانے کی بجائے یہ کہا کہ۔ جس طرح پرندے انڈے دے کر انہیں گرمی پہنچا کر ان سے بچے نکالتے ہیں اسی طرح مٹی کی طینت

کے لوگوں کو چن کر ان کو تربیت کرتا تھا اور اپنے کلام سے ان کو گرمی پہنچاتا تھا یہاں تک کہ وہ روحانی انسان بن جاتے تھے لہذا انہوں نے مٹی سے مجسمہ بنانے اور اس میں پھونک مارنے پر خدا کے حکم سے سچ مچ کا پرندہ بن کر اڑنے کے معجزے سے انکار کیا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی مسیح کے مردہ زندہ کرنے کے معجزہ کا بھی منکر ہے

مرزا غلام احمد قادیانی کے خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود نے اپنی تفسیر صغیر میں مسیح کے مردہ زندہ کرنے کے معجزہ کی اس طرح تاویل کی ہے "واذ تخرج الموتی باذنی" (المائدہ). مفسرین کہتے ہیں کہ اس سے ثابت ہے کہ مسیح مردہ زندہ کرتے تھے حالانکہ قرآن میں صاف لکھا ہے کہ مردے سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی زندہ نہیں کرتا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "لا الٰہ الا ھو یحی ویمیت ربکم ورب آبائکم الاولین" (دخان ع ۱) کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا بھی ہے اور وہ تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے باپ دادا کا بھی رب ہے اسی طرح فرماتا ہے:

"ان اتخذوا من دونہ اولیاء فاللہ ھو الولی وھو یحی الموتی وھو علیٰ کل شیء قدیر" (شوری ع ۱)

یعنی کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو پناہ دینے والا تجویز کر لیا ہے پس یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی پناہ دینے والا ہے

اور وہی مردہ زندہ کرتا ہے اور وہ اپنے ہر ارادہ پر قادر ہے پس قرآن کریم کی رو سے خداوند تعالیٰ ہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے ہاں مردے زندہ کرنے کا لفظ رسول کریم کے لیے آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"یاایھا الذین آمنو ا استجیبو اللہ و الرسو ل اذا دعاکم لما یحیکم"

یعنی اے مومنو جب خدااوراس کا رسول تم کو زندہ کرنے کے لیے بلائیں توان کی بات مان لیا کرو۔ یہاں مفسرین یہ معنی کردیتے ہیں کہ روحانی تربیت کے لیے بلائیں تو خدا ورسول کی بات کا جواب دیا کرو لیکن جب مسیح کی نسبت یہی احیاء کا لفظ آتا ہے تو اس کے معنی یہ کرتے ہیں کہ وہ سچ مچ کے مردے زندہ کیا کرتے تھے اوراس طرح اس کو خدا قرار دیتے ہیں اور عیسائیوں کی مدد کرتے ہیں۔ تفسیر صغیر مرزا بشیر الدین محمود 161۔160

اصل معجزہ سے انکار اور اپنے مطلب کو ثابت کرنے کے لیے سورہ الانفال ہی کی آیت کی تاویل وتفسیر اس طرح کرتا ہے۔ یا ایھا الذین امنو ا استجیبو اللله والرسول اذا دعاکم لما یحییکم (الانفال)

اے مومنو اللہ اوراس کے رسول کی بات سنو جب کہ وہ تمہیں زندہ کرنے کے لیے پکارے اس آیت کی تفسیر میں اس طرح لکھا ہے حاشیہ نمبرا۔ معلوم ہوا انسان مردہ انسان کو ہدایت سے زندہ کرتا ہے نا کہ قبروں میں دفن شدہ مردے کو ظاہری زندگی دے کر تفسیر صغیر مرزا بشیر الدین محمود صفحہ 222 اور سورہ الانعام کی ایک آیت کی اس طرح سے تاویل وتفسیر کرتا ہے۔"انما یستجیب الذین یسمعون و الموتیٰ یبعثھم ا للہ ثم الیہ یر جعون "۔(الانعام)"جو لوگ سنتے ہیں وہی بات کو قبول کرتے ہیں جو مردے ہیں اللہ انہیں اٹھائے گا پھر انہیں اسی کی طرف لوٹا یا جائیگا" حاشیہ نمبر۵ اس آیت سے ثابت ہے کہ قرآن کریم میں مردہ کا لفظ حق سے محروم کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے ان معنوں کو مفسرین نے مسیح کے متعلق استعمال نہیں کیا اور قرآن کریم میں مشرکانہ خیالات داخل کر دیے تفسیر صغیر مرزا بشیر الدین محمود صفحہ 168) مرزا بشر الدین محمود کے والد مرزا غلام احمد قادیانی نے خود بھی اپنی کتاب شہادت القرآن میں ایسی ہی تاویلیں کی ہیں چنانچہ وہ لکھتا

ہے کہ ہمارے ہاں کم توجہ علماء کی یہ غلطی ہے کہ ان کی نسبت وہ گمان کرتے ہیں کہ گویا وہ بھی خالق العالمین کی طرح کسی جانور کا قالب تیار کر کے پھر اس میں پھونک مارتے تھے اور وہ زندہ ہو کر چلنے پھرنے لگتا تھا اور غیب دانی کی بھی ان میں طاقت تھی اور اب تک مرے بھی نہیں معہ جسم آسمان پر موجود ہیں اور اگر یہ باتیں جو ان کی طرف نسبت دی گئی ہیں صحیح ہوں تو ان کے خالق العالم اور عالم الغیب اور محی اموات ہونے میں کیا شک رہا پس اگر اس صورت میں کوئی عیسائی ان کی ربوبیت پر استدلال کرے اس بنا پر کہ لوازم شئے کا پایا جانا وجود شئے کو مستلزم ہے تو ہمارے مسلمانوں کے پاس اس کا کیا جواب ہے'' شہادت القرآن مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ 79۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ دونوں باتیں صحیح لکھی ہیں جس کے لیے وہ قرآن سے سند لایا ہے نمبر ا۔ یہ کہ جہالت موت ہے اور حق سے محروم ہونا بھی موت ہے اور علم اور حق کو پالینا حیات ہے اور انبیاء و رسل یقیناً یہ کام کرتے تھے نمبر ۲۔ یہ کہ خلق کرنا اور حیات و موت صرف خدا ہی کے دست قدرت میں ہے خالق بھی وہی ہے زندہ کرنا اور مارنا یا موت دینا بھی اسی کا کام ہے انسانوں میں سے کوئی بشر خواہ وہ نبی ہو یا رسول ہو یا امام ہو ان کاموں کو انجام نہیں دے سکتا اور اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ یہ کام انبیاء و رسل اور آئمہ ھدیٰ میں سے کوئی خود انجام دیتا ہے تو اس بات کے کفر ہونے اور شرک ہونے میں کوئی کلام نہیں ہے جیسا کہ علامہ مجلسی کا قول سابق میں نقل ہو چکا ہے۔

لیکن اگر خدا اپنے کسی نبی کو یا رسول کو یہ کہہ کر بھیجے کہ تم لوگوں کے پاس جا کر یہ کہنا کہ مجھے خدا نے نبی یا رسول بنا کر بھیجا ہے اور اپنے پاس سے نشانی بطور ثبوت اور سند کے طور پر دیکر بھیجا ہے تو تم جا کر جب یہ دعویٰ کرو گے تو میں لاٹھی کو سانپ بنا دونگا پرندے کے مجسمہ میں تمہارے پھونک مارتے ہی زندہ کر دونگا اور وہ سچ مچ کا پرندہ بن کر اڑنے لگے گا اور تم جب قبر میں گڑے ہوئے مردے کو ''قم باذن اللہ'' کہو گے تو میں اس مردہ کو زندہ

کردونگا تو یہ سارے کام تو خدا ہی کریگا لیکن یہ اس نبی و رسول کے لیے خرق عادت کے طور پر ایک نشانی ہوگا اور تصدیق ہوگا خدا کی طرف سے کہ یہ خدا کا بھیجا ہوا ھادی ہے چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پاس ایسی کوئی نشانی خدا کی طرف سے نہیں تھی لہذا اس نے تمام انبیاء و رسل کی ان آیات ان نشانیوں اور معجزات سے جو حقیقت میں اسی طرح واقع ہوئے جو ان کے الفاظ سے ظاہر ہے ان کو اپنی طرف سے نئے نئے معانی پہنائے ہیں۔

حضرت موسیٰ کے معجزات سے انکار کے لیے تاویلیں

غلام احمد قادیانی نے شہادت القرآن میں اور ان کے فرزند خلیفہ دوم بشیر الدین محمود نے تفسیر صغیر میں حضرت عیسیٰ کے معجزات سے انکار کے لیے جو تاویلیں کی ہیں اور جس طرح سے ان کی اصل حقیقت سے انکار کیا ہے اس کا بیان اوپر ہو چکا حضرت موسیٰ کے ان دو مشہور معجزات کے بارے میں دیکھیئے کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ جب فرعون نے موسیٰ کے دعوائے نبوت کو سن کر یہ کہا کہ: "**فان کنت جئت بآیۃ فات بھا ان کنت من الصادقین** "**الاعراف 106** "یعنی اگر تم کوئی نشانی اپنی نبوت کی خدا کی طرف سے لے کر آئے ہو تو لاؤ دکھاؤ اگر تم واقعی سچے ہو"۔

قرآن یہ کہتا ہے کہ موسیٰ نے اس سوال کو سنتے ہی فوراً اپنا عصا زمین پر ڈال دیا جیسا کہ ارشاد ہوا: "**فالقیٰ عصاہ فاذا ھی ثعبان مبین ونزع یدہ فاذا ھی بیضاء للناظرین** .(**الاعراف 107-108**)

یعنی موسیٰ نے اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دی تو وہ فوراً ہی یکا یک ظاہر بظاہر اژدھا بن گیا اور موسیٰ نے اپنا ہاتھ باہر نکالا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہر ایک کی نظروں کے سامنے جگمگا رہا ہے۔ لیکن مرزا بشیر الدین محمود نے اس کی تفسیر میں جادوگروں سے مقابلہ والی آیت کو نقل

کر کے ذیل کا ترجمہ کیا ہے آیت یہ ہے: "واوحینا الی موسیٰ ان الق عصاک فاذا ھی تلقف مایا فکون "(الاعراف 118)

ترجمہ۔اور ہم نے موسی پر وحی کی تو اپنا سونٹا ڈال دے جب اس نے ایسا کیا تو اچانک یوں معلوم ہوا کہ وہ جادوگروں کے فریب کو نگلتا جا رہا ہے۔

اس کے حاشیہ میں حاشیہ نمبرا۔ پر اس کی تفسیر میں یوں لکھا ہے۔

"یہ محاورہ کا کلام ہے مطلب یہ ہے کہ اس کا اثر زائل کرتا جاتا تھا اصل بات یہ ہے کہ انہوں نے اپنی رسیوں میں رسے کے پیچ چھپائے ہوئے تھے اور سوٹوں میں پارا بھرا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ حرکت کرتے تھے جیسے آجکل کے یورپ کے کھلونے ہوتے ہیں موسیٰ نے جب ان پر عصا مارا تو پیچ ٹوٹ گئے اور پارہ نکل گیا اور سب فریب ظاہر ہو گیا اسے محاورہ کی زبان میں نگلنا کہا جاتا ہے"(تفسیر صغیر بشیر الدین محمود صفحہ 206)

یعنی نہ تو عصا سانپ بنا تھا اور نہ ہی اس نے ان کی رسیوں اور لاٹھیوں کو نگلا تھا بلکہ یہ محاورہ کا لفظ ہے موسیٰ نے ان پر سونٹا مارا اور ان کا پارہ نکل گیا اور وہ حرکت کرنے سے رک گئے اسی کو نگلنا کہا ہے۔

حالانکہ جادوگر اس لئے سجدہ میں گرے کیونکہ انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ موسیٰ کا اژدھا ان کی طرح کا جادو نہیں ہے بلکہ یہ حقیقتاً اصلی اژدھا بنا ہے اور یہ کام سوائے خدا کے اور کوئی نہیں کر سکتا لہٰذا موسیٰ خدا کے سچے نبی ہیں لہذا وہ موسیٰ اور ہارون کے رب پر ایمان لے آئے اور ید بیضاء کے بارے میں سورہ النمل کی آیت کا ترجمہ اور تفسیر اس طرح سے کی ہے۔

"وادخل یدک فی جیبک تخرج بیضاء من غیر سوء فی تسع آیات الیٰ فرعون وقومہ انھم کانوا قوما فاسقین "(النمل .13)

اور تو اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال وہ بغیر کسی بیماری کے سفید نکلے گا یہ ان نو نشانیوں میں سے ہے جو فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجے جانے والے ہیں وہ اطاعت سے نکل جانے والی قوم ہے۔

اس کی تفسیر میں مرزا بشیر الدین محمود تفسیر صغیر کے حاشیہ نمبر ا پر اس طرح سے لکھتے ہیں۔

''ہاتھ عربی زبان کے محاورہ میں بھائیوں اور قوم کو کہتے ہیں پس اس کا مطلب یہ تھا کہ اے موسیٰ اپنی قوم کو اپنے ساتھ چپکائے رکھ اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ تیری تربیت سے وہ نیک اور اچھی ہو جائیگی اور بے عیب بن جائیگی اور کوئی برائی اس میں باقی نہ رہے گی ''(تفسیر صغیر بشیر الدین محمود 485۔)

عصا کے سانپ بننے اور ید بیضاء کی تاویل تو آپ نے ملاحظہ کر لی اب ذرا سمندر کے شگافتہ ہونے کی تاویل بھی ملاحظہ کرلیں مرزا بشیر الدین محمود نے اپنی تفسیر صغیر میں سورۃ البقرہ کی آیت:''واذ فرقنا بکم البحر فانجینکم واغرقنا آل فرعون وانتم تنظرون '' کا ترجمہ تو یہ کیا ہے کہ: ''اے بنی اسرائیل تم اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے تمہارے لئے سمندر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا پھر ہم نے تم کو تو نجات دی اور فرعون کے آدمیوں کو تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے غرق کر دیا''۔

اور اس کی تفسیر مرزا بشیر الدین محمود نے اس طرح لکھی ہے۔

حاشیہ نمبر ا۔اس وقت جوار بھاٹا کے اصول کے مطابق سمندر پیچھے ہٹ گیا اور قوم موسیٰ سمندر سے نکل گئی مگر فرعون کے لشکر کے آنے پر پانی کے لوٹ کر آنے کا وقت آگیا اور وہ ڈوب گیا چونکہ جوار بھاٹا خدا کے مقرر کردہ اصول کے مطابق آتا ہے خدا تعالیٰ بھی موسیٰ اور فرعون کو اس وقت سمندر پر لے گیا تھا جب جوار بھاٹا کا اثر خدا تعالیٰ کے منشا کے مطابق موسیٰ اور فرعون پر پڑ سکتا تھا اس لیے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے سمندر کو پھاڑ کر

نجات دی (تفسیر صغیر مرزا بشیر الدین محمود تفسیر آیہ مذکور) اس مقام پر اچھی طرح غور کیجئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے فرزند اور خلیفہ دوم نے حضرت موسیٰ کے اس عظیم معجزے کا کس طرح مذاق اڑایا ہے۔ حالانکہ سورہ الشعرا کی آیات واضح طور پر یہ بتلاتی ہیں کہ وہ جوار بھاٹا نہیں تھا اصل آیات الشعرا 61 تا 63 سابقہ صفحات میں درج ہیں یہاں پر ان کا ترجمہ مکرر لکھا جاتا ہے۔

''جب دونوں گروہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ کے ساتھی بولے اے موسیٰ ہم تو پکڑے گئے موسیٰ نے کہا ہرگز نہیں بے شک میرا پروردگار میرے ساتھ ہے وہ عنقریب میری رہنمائی کرے گا اور مجھے کوئی تدبیر بتادے گا پس ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ تم سمندر پر اپنے عصا کو مارو مارا تو وہ پھٹ گیا اور پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور ہر ٹکڑا ایک بڑے اونچے پہاڑ کی مانند ہو گیا'' **فکان کل فرق کالطود العظیم** ''کہاں کالطود العظیم '' جس میں طود کے معنی ہی بڑا پہاڑ ہیں راغب لکھتے ہیں کہ اس کے باوجود کہ طود کے معنی ہی بڑا پہاڑ ہیں العظیم کا لفظ ساتھ لا کر اس کے بڑا ہونے کو اور نمایاں کیا ہے (مفردات القرآن)

اور خود مرزائیوں کی شائع کردہ کلید القران میں بھی اس لفظ الطود کا اکیلے الطود کا معنی بڑا پہاڑ لکھا ہے اور اسی لغت کلید القرآن میں فرق کے معنی ٹکڑا لکھا ہے کل فرق کے معنی ہوئے ہر ٹکڑا عظیم پہاڑ کی مانند ہو گیا اور کل فرق سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کئی ٹکڑے ہوئے اور کئی راستے بنے لہذا یہ جو تفاسیر میں آیا ہے کہ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے لیے ہر ایک کے لیے علیحدہ راستہ بنا جس طرح پتھر پر عصا مارنے پر ہر قبیلہ کے لیے علیحدہ علیحدہ بارہ چشمے پھوٹے تھے اور ہر قبیلہ نے اپنے اپنے چشمے سے فائدہ اٹھایا تھا پس عصا کے مارنے سے سمندر پھٹ گیا تھا اور پانی پھٹ کر عظیم پہاڑ کی طرح ہو گیا اور ان کے درمیان راستے

بن گئے جن سے موسیٰ اور اس کی قوم گزری اور فرعون جو ان ہی راستوں پر ان کے پیچھے داخل ہو گیا تھا موسیٰ اور ان کی قوم کے نکل جانے کے بعد مل گیا اور فرعون اور اس کا لشکر پانی میں غرق ہو گیا۔

کہاں یہ معجزانہ صورت حال اور کہاں جوار بھاٹا جس میں پانی اتر جاتا ہے اور آیات کا لب ولہجہ یہ بتا رہا ہے کہ جس وقت موسیٰ سمندر کے کنارے پہنچے اس وقت کوئی جوار بھاٹا نہیں تھا یعنی پانی اترا ہوا نہیں تھا اگر پانی اترا ہوا ہوتا تو نبی اسرائیل کو یہ کہنے کی ضرورت نہ پڑتی کہ "انا لمدر کون" ہم تو پکڑے گئے کیونکہ آگے پانی ٹھاٹھیں مار رہا تھا اور پیچھے فرعون کا لشکر تھا لہذا نبی اسرائیل نے ٹھیک کہا کہ ہم تو پکڑے گئے اور موسیٰ بھی یہ نہ کہتے کہ اللہ میرے ساتھ ہے وہ ضرور میری جلدی ہی کوئی رہنمائی کرے گا۔اور خدا بھی موسیٰ کو وحی کے ذریعہ یہ نہ کہتا کہ تم اپنی لاٹھی کو سمندر پر مارو مارا تو آیت یہ کہتی ہے کہ فانفلق اور فلق کے معنی کسی چیز کو پھاڑنے اور اس کے ایک ٹکڑے کو دوسرے سے جدا کرنے کے ہیں پس وہ سمندر عصا کے مارنے سے پھٹ گیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور ہر ٹکڑا ایک عظیم پہاڑ کی مانند ہو گیا اور درمیان میں راستے بن گئے جن سے بنی اسرائیل آرام سے گزر گئے چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کے لیے خدا کی طرف کی ایسی کوئی نشانی کوئی آیت کوئی بینہ کوئی برہان یا کوئی معجزہ نہیں دکھایا لہذا اس نے صریحاً انبیاءؑ کے ان معجزات تک کا انکار کر دیا جن کا ذکر قرآن میں واضح الفاظ میں آیا تھا۔

معجزات کے بارے میں شیعہ مسلمانوں کا عقیدہ

اب تک کے بیان سے ثابت ہو گیا کہ چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پاس خدا

کی طرف کی کوئی نشانی نہ تھی اور اس کا دعوائے نبوت قطعی طور پر جھوٹا تھا لہذا اس نے انبیاء صادق کے سچے معجزات کا تاویل کر کے واضح الفاظ میں خدا کی اصل نشانیوں اور معجزات کا انکار کیا ہے جب کہ تمام اہل اسلام علی الخصوص شیعہ عقیدے کی رو سے خدا کی نشانی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کام خدا نے خود کیا ہے بے شک خلق کرنا اور مردوں کو زندہ کرنا یا سوکھی ہوئی لکڑی کو سانپ بنانا وغیرہ جیسے کام کسی بشر سے انجام پانا ممکن نہیں ہے اور اسی وجہ سے ان کاموں کو خرق عادت یا معجزہ کہا جاتا ہے یعنی جس کے کرنے سے ہر انسان عاجز ہے خواہ وہ نبی ہو یا رسول ہو یا امام کیونکہ یہ کام واقعاً خدا ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن اگر خدا کسی کو اپنا نمائندہ نبی یا رسول یا امام بنا کر بھیجے اور انہیں یہ وعدہ دے کر بھیجے کہ میں تمہاری تصدیق کے لیے اپنا یہ کام بطور نشانی اور ثبوت کے دکھاؤں گا تم جا کر دعویٰ کرو اور یہ کہو کہ ہم خدا کے پاس سے یہ نشانی لے کر آئے ہیں جب تم یہ دعویٰ کرو گے تو میں تمہاری تصدیق کے لیے یہ کام انجام دے دوں گا تو اس صورت میں یہ کام خدا کی طرف سے اپنے نمائندوں کی تصدیق کے لیے ہوگا۔ اور خدا کا ہی کام ہوگا اور سب مسلمانوں علی الخصوص شیعہ جعفریہ اثنا عشریہ کا عقیدہ یہی ہے جیسا کہ بزرگ شیعہ عالم علامہ محمد باقر مجلسی نے فرمایا ہے کہ ''جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ معجزات یا کرامات نبی یا امام کا اپنا ذاتی یا عادی فعل ہوتا ہے اس کے کفر میں کوئی شک ہے نہ شبہ''۔ اصل عبارت معہ حوالہ گزر چکی ہے۔ یہ بات ان معجزات کے لیے ہے جن کے بارے میں خدا نے انہیں مبعوث کرنے سے پہلے مطلع کر دیا تھا اس کے علاوہ بوقت ضرورت خود بذریعہ وحی بھی انہیں اس کام کا حکم دے سکتا ہے جیسا کہ جادوگروں کے مقابلہ میں موسیٰ کو وحی یا مامون کے دربار میں ساحر ہندی کے امام رضا کی توہین کرنے پر شیر قالین کو اصلی شیر بن کر اسے نگل جانے کا حکم دینے کی وحی اور ان کی دعا کے نتیجے میں بھی معجزہ دکھا سکتا ہے جیسا کہ موسیٰ کی قوم کے لیے پانی کی دعا پر پتھر پر عصا مارنے کی وحی جس سے بارہ

چشمے پھوٹ نکلے اور بغیر دعا بھی اپنے نبی کو مشکل میں دیکھ کر وحی کے ذریعہ تدبیر بتا سکتا ہے جیسا کہ سمندر پر عصا مارنے کا حکم جس سے سمندر پھٹ گیا اور عظیم پہاڑوں کی شکل میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور بغیر دعا اور بغیر عصا مارے اور بغیر ہاتھ یا زبان ہلائے بھی اپنے نمائندوں کے لیے نشانیاں دکھا سکتا ہے جیسا کہ طوفان ٹڈیاں چچڑیاں مینڈک اور خون موسیٰ کی خاطر فرعون اور اس کی قوم کے لیے عذاب کے طور پر اور کرامات بغیر خواہش و دعا وسوال کے ہوتی ہیں جیسا کہ صحرائے سینا میں بنی اسرائیل کے سروں پر بادلوں کا سایہ اور کھانے کے لیے من وسلویٰ کا نزول لیکن ہر صورت میں یہ نشانیاں اور یہ معجزات خدا ہی کی طرف سے ہوتے ہیں اور خدا کا کام ہوتے ہیں اور تمام اہل اسلام علی الخصوص شیعہ حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کا عقیدہ یہی ہے۔

مذہب شیعہ کا معجزات کے بارے میں عقیدہ

اب تک کے بیان سے ثابت ہو گیا ہے کہ خدا نے سالم قرآن میں نہ تو لفظ معجزہ استعمال کیا ہے نہ ہی ولایت تکوینی بلکہ اپنے نمائندوں یعنی ہادیان دین کی صداقت کے ثبوت میں اس نے جو کام دکھایا اسے اس نے یا آیت کہا ہے یا بینہ کہا ہے یا برھان کہا ہے یا سلطان کہا ہے یعنی خدا کی طرف سے نشانی یا گواہی یا ثبوت یا دلیل چونکہ یہ نشانی یا گواہی یا ثبوت یا دلیل ایسا ہوتا تھا جو خرق عادت ہوتا تھا اور کوئی بشر یا انسان اس کے کرنے پر قادر نہ تھا لہذا اس کام کے کرنے سے عاجز ہونے کی وجہ سے اسے اصطلاح میں معجزہ کہا گیا۔ آج ہمارے سامنے بڑی بڑی ایجادات حیرت میں ڈالنے والی ہیں اور عقلیں دنگ ہیں کہ یہ کام کیسے ہوا ریڈیو ٹیلی وژن ٹیلی فون موبائل وائرلیس ہوائی جہاز سمندری جہاز میزائل ایٹم بم وغیرہ معلوم نہیں کیسی کیسی ایجادات ہیں کہ انہیں دیکھ کر عقلیں دنگ ہیں لیکن جب کوئی چیز

ایک دفعہ بن گئی تو تجربہ مشاہدہ اور اس کا علم حاصل کرنے کے بعد اس کے موجد کے علاوہ دوسرے انسان بھی اسے با آسانی بنالیتے ہیں لیکن معجزہ چونکہ خدا کا فعل ہوتا ہے لہذا اسے کوئی بشر بعد میں بھی نہیں بنا سکتا نہ کوئی سوکھی ہوئی لکڑی کو اژدھا بنا سکتا ہے نہ قبر میں دفن مردے کو زندہ کرسکتا ہے نہ سمندر پر عصا مار کر پہاڑوں جیسی عظیم دیواریں کھڑی کرسکتا ہے وغیرہ وغیرہ یہ سب کام یہ آیات اور معجزات دکھانا خدا ہی کا کام ہے۔

چونکہ معجزہ خدا ہی کا کام ہوتا ہے لہذا جس طرح حضرت عیسیٰ کے معجزات دیکھ کر عیسائیوں نے یہ عقیدہ اپنایا کہ حضرت عیسیٰ ہی خدا ہیں اسی طرح مسلمانوں میں سے غالیوں نے جب حضرت علیؑ کے معجزات کو دیکھا تو انہوں نے یہ عقیدہ اپنایا کہ حضرت علیؑ ہی خدا ہیں ایک دوسرا گروہ جو یہ سمجھتا تھا کہ یہ خدا کے کام ہیں انہوں نے ان معجزات کو دیکھ کر یہ عقیدہ اپنایا کہ خدا نے انہیں پیدا کرکے اور کوئی کام نہیں کیا بلکہ خدا نے اپنے تمام کام ان کو سپرد کر دیئے ہیں لہذا ان کے پیدا ہونے کے بعد جو کچھ کیا وہ انہوں نے کیا ساری مخلوق کو خلق انہوں نے کیا، رزق انہوں نے دیا، زندہ بھی وہی کرتے ہیں، موت بھی وہی دیتے ہیں غرض سارا نظام کائنات وہی چلاتے ہیں اسی عقیدہ تفویض کی بنا پر انہیں تفویضیہ یا مفوضہ کہا جاتا ہے۔ فلسفہ یونان کے رواج پانے کے بعد عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کے خدا ہونے کو فلسفہ یونان کے ماتحت علمی شکل دیدیا اور یہ کہا کہ ''عیسیٰؑ خدا کے اندر سے نکلے ہیں لہذا وہ خدا کے بیٹے ہیں اور خدا کا بیٹا خدا ہی ہوتا ہے لہذا وہ خدا ہیں اور ان کے پیدا ہونے کے بعد انہوں نے ہی خدا کے چیف ایگزیکٹو کی حیثیت سے خدا کے سارے کام انجام دیئے ہیں'' (کتاب ٹرتھ شل میک یو فری 144)

اسی طرح تیرہویں صدی عیسوی کے نصف اول میں شیخ احمد احسائی نے عقیدہ تفویض کو فلسفہ یونان کے ماتحت علمی شکل میں پیش کیا اور عیسائیوں کی طرح یہ کہا کہ محمد و آل

محمد کا نور خدا کے اندر سے نکلا اس کے بعد جو کچھ کیا وہ محمد وآل محمد نے کیا۔لہذا وہ معجزات کو خود آئمہ کا ذاتی اور عادی فعل مانتے ہیں اور مرزائیوں کی طرح آیات قرآنی کو اپنے نظریہ کے مطابق ڈھالتے ہیں مثلاً قرآن کریم کی آیہ مبارکہ "انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا کے "ولیکم" کو جو ضمیر جمع مخاطب "کم" کے ساتھ ولی وسرپرست وحاکم وفرمانروا کے معنی دیتا ہے "ولی اللہ" میں بدلتے ہیں اور ولی کے تین معروف معنوں نمبر ا۔دوست، نمبر ۲۔حاکم وفرمانروا، نمبر ۳۔مختار کار، میں سے ولی اللہ کا مطلب مختار کار لیتے ہیں اور انہیں ولایت تکوینی اور ولایت کلیہ مطلقہ الہیہ کا حامل قرار دیتے ہیں ۔جیسا کہ عبدالرسول احقاقی رئیس مذہب شیخیہ احقاقیہ کویت نے اپنی کتاب ولایت از دیدگاہ قرآن جلد اول میں لکھا ہے جس کا تفصیلی جواب ہم نے اپنی کتاب "ولایت قرآن کی نظر میں" میں دیا ہے لہذا تفصیلی جواب کے لیے ہماری مذکورہ کتاب کی طرف رجوع کریں مختصر یہ ہے کہ ان کے نزدیک خدا کی خدائی اور اس کی ربوبیت کا نام ولایت مطلقہ کلیہ الہیہ ہے۔ باالفاظ دیگر اللہ کے پاس جو کچھ ہے اسے وہ ولایت مطلقہ کلیہ الہیہ کہتے ہیں اور یہ ولایت مطلقہ کلیہ الہیہ اپنی مہربانی سے آیہ مبارکہ انما ولیکم کی نص کے مطابق ان بزرگواروں کو عطا کر دی ہے اور ان بزرگواروں کو تمام کائنات میں اپنے کاموں کا مختار کار بنا دیا ہے۔ حالانکہ اس آیت میں صرف اہل ایمان سے خطاب ہے اور ولیکم میں واقع ضمیر جمع مخاطب "کم" کے ذریعہ اہل ایمان کا ولی وسرپرست وحاکم وفرمانبردار بنانے کا اعلان ہے۔اور حدیث غدیر میں بھی مومنین سے خطاب ہے اور اس میں ھو ولیکم وامامکم من بعدی ہے یعنی وہ میرے بعد تمہارا ولی وسرپرست وحاکم وفرنروا اور امام ہے جو آنحضرتؐ نے انمی آیہ انما ولیکم کی تشریح کرتے ہوئے بیان کیا ہے اور اہل سنت کی روایات میں بھی ترمذی میں "ھو ولی کل مومن من بعدی" آیا ہے اور امام

احمد بن حنبل کی مسند میں اور ابونعیم اصفہانی کی حلیۃ الاولیاء میں ان علیا ولیکم بعدی آیا ہے۔ لیکن اس ضمیر جمع مخاطب ''کم'' اور من بعدی'' کی قید کے باوجود اہل سنت اور مرزائی حضرات اس ولیکم کا ترجمہ دوست کرتے ہیں یعنی علی میرے بعد تمہارا دوست ہوگا حالانکہ علی پیغمبر کی حیات میں بھی مومنین کے دوست تھے اور ہر مومن بھی دوسرے مومن کا دوست ہے اس کے برخلاف شیخی حضرات ولیکم من بعدی کے باوجود اس ولیکم کو اپنی طرف سے ولی اللہ میں بدلتے ہیں اور پھر اس کا مطلب ولایت تکوینی اور ولایت کلیہ مطلقہ الٰہیہ لیتے ہیں اور چونکہ وہ ولی اللہ سے اللہ کا کارمختار مراد لیتے ہیں لہذا وہ ولی اللہ پر بہت زور دیتے ہیں اور اس راز کا شیخ جعفر کبیر نے اپنی کتاب کشف الغطاء میں واضح الفاظ میں انکشاف کیا ہے ان کے نزدیک اسی ''ولیکم'' کے ذریعہ خلق ورزق مارنا اور جلانا اور نظام کائنات چلانا ان کے سپرد ہے حالانکہ ان آیات وروایات میں ولایت تکوینی یا ولایت مطلقہ کلیہ الٰہیہ کی کوئی بات نہیں ہے اور وہ ''کم'' کی ضمیر جمع مخاطب اور'' من بعدی ''یعنی میرے بعد کے ہوتے ہوئے ان کے لیے ایسی ولایت کے قائل ہیں جو''ماسوی اللہ بلا استثناء شئی ''ہو اور من مبداء الوجود الیٰ آخر مراتب الشہود ہو اور علی حدر بوبیتہ۔ ہو اور من الذرۃ الی الذرۃ ہو'' (ملاحظہ ہو ولایت ازدیدگاہ قرآن اور احقاق الحق) پس ولایت مطلقہ کلیہ الٰہیہ کا مطلب ان کا یہ ہے کہ خدا کی بجائے خدا کے سارے کام علی ہی کرتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ حضرت علی ولی اللہ یعنی اللہ کے دوست ہیں اور پیغمبرؐ کے سوا ان سے بڑھ کر اور کوئی اللہ کا دوست نہیں ہے لیکن یہ حضرت علیؑ کا منصب نہیں ہے اور نہ ہی یہ ولی اللہ ہونا حضرت علیؑ میں منحصر ہے بلکہ قرآن کے نزدیک ہر مومن ومتقی اللہ کا ولی ہے لہذا حضرت علیؑ کے لیے ولی اللہ ہونے کا خصوصیت کے ساتھ اقرار ایسی بات نہیں ہے جس

کوعقیدہ کے طور پر اپنایا جائے خلاصۃ الکلام یہ ہے کہ خلق کرنا مارنا جلانا وغیرہ کاموں کو
سب خدا ہی کا کام مانتے ہیں لیکن مرزائیوں کے نزدیک خدا کی آیت اور تصدیق نبوت کے
طور پر بھی ان کے لیے ظہور پزیر نہیں ہوا اور اس کے لیے جو تاویلات انہوں نے کیں وہ
سابق میں گزر چکی ہیں۔

شیعیان جعفریہ اثنا عشریہ کے نزدیک بھی یہ کام خدا ہی کے ہیں کسی بشر سے ممکن
نہیں کہ مردہ زندہ کرے یا سوکھی لکڑی کو سانپ بنائے لیکن خدا اپنے نمائندوں کو بھیجنے کے
ساتھ انہیں کہہ سکتا ہے کہ تم جب دعویٰ کرو گے تو میں تمہاری تصدیق کے لیے یہ کام انجام
دونگا اور مذہب شیخیہ کے نزدیک بھی یہ کام خدا ہی کے ہیں لیکن وہ یہ کہتے ہیں خدا نے انہیں
پیدا کر کے اپنے تمام کام انہیں سپرد کر دیئے ہیں اور انہیں ان کاموں کے کرنے کی قدرت
عطا کر دی ہے لہذا وہ ان کاموں کو اس طرح انجام دیتے ہیں جس طرح انسان کا اپنا ذاتی
اور عادی فعل ہوتا ہے جیسا کہ انسان کھاتا ہے پیتا ہے چلتا ہے پھرتا ہے اس طرح ان
حضرات سے معجزات کا ظہور ہوتا ہے کیونکہ خدا کے سارے کام جو یہی کرتے ہیں۔ اہل
سنت کی خوش قسمتی ہے یہ کہ مرزائی حضرات نے اپنے آپ کو ان سے ایک علیحدہ وجود کے
طور پر قائم کر لیا ہے اب وہ ان کے منبروں پر آ کر دندناتے ہوئے یہ نہیں کہہ سکتے کہ پیغمبرؐ کے
بعد شریعت والا نبی تو کوئی نہیں آئیگا البتہ امتی نبی آسکتا ہے ظلی نبی آسکتا ہے بروزی نبی
آسکتا ہے وہ ان کے منبروں پر آ کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ عیسیٰ نے معجزہ کے ذریعہ کسی مردہ کو زندہ
نہیں کیا بلکہ جہالت کی موت سے علم وروحانیت کی زندگی عطا کی تھی وہ ان کے منبروں سے
یہ نہیں کہہ سکتے کہ موسیٰ کی لاٹھی نے اژدھا بن کر جادوگروں کے سانپوں کو نہیں نگلا تھا بلکہ
موسیٰ نے ان کی رسیوں اور سوٹیوں پر ڈنڈا مارا تھا جس سے رسیوں کے پیچ کھل گئے اور
سوٹیوں سے پارا نکل گیا اسی کو قرآن نے نگلنا کہا ہے اور موسیٰ نے سمندر پر عصا مار کر راستے

نہیں بنائے تھے اور نہ ہی پہاڑ جیسی دیواریں کھڑی ہوئی تھیں بلکہ جب موسیٰ سمندر کے کنارے پہنچے تو جوار بھاٹے کی وجہ سے سمندر کا پانی اترا ہوا تھا لہذا موسیٰ اور ان کے ساتھی پار اتر گئے اور جب فرعون داخل ہوا تو جوار بھاٹے سے پانی واپس آ گیا اور فرعون ڈوب گیا بلکہ اب وہ جو کچھ کہتے ہیں اپنے مذہب اور فرقے کے لوگوں کے سامنے کہتے ہیں۔ لیکن شیعیان حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کی بدقسمتی ہے یہ کہ باوجود اس کے کہ شیعیان حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کے مراجع عظام نے شیخ احمد احسائی کے عقائد وافکار کو کفر وشرک اور ضلالت وگمراہی قرار دیا اور اس کی پیروی کرنے والوں کا نام اسی طرح سے مذہب شیخیہ رکھا جس طرح سے مرزا غلام احمد قادیانی کی پیروی کرنے والوں کا نام اہل سنت نے مرزائی اور قادیانی رکھا مگر اس کے باوجود یہ حضرات شیعوں کے ساتھ وابستہ رہے شیعوں کے ساتھ گھلے ملے رہے اور خود کو شیعہ لباس میں جلوہ گر کر کے مذہب شیخیہ کے عقائد ونظریات وافکار کو شیعوں کی مجالس عزا کے منبروں سے فضائل کے عنوان سے بیان کرتے رہے اور آج حالت یہ ہے کہ اکثر ذاکرین واعظین ومقررین ومجلس خوان حضرات اسی مذہب شیخیہ کا پرچار کر رہے ہیں انہوں نے ان مشرکانہ وکافرانہ عقائد وافکار کو فضیلت کا نام دے کر شیعہ عوام کی اکثریت کو گمراہ کر دیا ہے یہ خود کو فضیلت بیان کرنے والے کے طور پر نمایاں کرتے ہیں اور شیعیان حقہ جعفریہ اثنا عشریہ چونکہ ان کافرانہ ومشرکانہ عقائد وافکار کے خلاف ہیں جن کو وہ فضیلت کہتے ہیں لہذا وہ انہیں منکر فضائل آل محمد کے لقب سے نوازتے ہیں اور یہ اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے مرزائیوں کی طرح اپنے وجود کو علیحدہ نہیں کیا لہذا مجالس عزا جو ایک قدر مشترک کی حیثیت رکھتی تھیں ان کا خوب استحصال کیا اور شیعہ عوام کو بہکانے اور گمراہ کرنے میں شیطان سے بڑھ کر کام کیا اور وہ کام جو ابلیس بھی نہیں کر سکتا تھا وہ شیخیہ احقاقیہ کویت نے کر دکھایا لہذا آج جو ذاکر جو واعظ جو مولوی جو مقرر جو مجلس خوان ہمارے منبر پر آتا ہے وہ

دھڑلے سے کہتا ہے کہ محمد وآل محمد بشر نہیں تھے بلکہ ان کی نوع جدا تھی آج بڑے دھڑلے سے ہمارے منبروں پر بیان ہوتا ہے کہ خلق یہی کرتے ہیں مارتے یہی ہیں جلاتے یہی ہیں اور سارا نظام کائنات یہی چلاتے ہیں آج بڑے دھڑلے سے ہمارے منبروں پر یہ کہا جاتا ہے کہ ان کا علم عین ذات ہے۔ اور یہ عالم الغیب ہیں اور سامنے سے واہ واہ ہوتی ہے نعرہ حیدری لگتے ہیں گویا سارا مجمع ان عقائد وافکار کی تائید کر رہا ہے پس آج ان مشرکانہ عقائد کو شیعہ عقائد ظاہر کر کے نشر کیا جارہا اور شیعہ علماء حقہ کو اور مراجع عظام تک کو برملا گالیاں دی جا رہی ہیں ثبوت کے لیے ملاحظہ ہو ''ایس۔ ایچ۔ اے نقوی آف بھکر کا شائع کردہ مضمون''۔

ان حالات میں شیعیان حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کے افراد کے لیے ان مجالس میں شریک ہونا بہت بڑا مسئلہ بن گیا ہے میں اس مسئلے کی حالت پر غور کرتا ہوں تو میری نظروں کے سامنے وہ نقشہ آجاتا ہے جب سارا عرب بت پرستی میں مشغول تھا خود خانہ کعبہ میں 360 بت رکھے ہوئے تھے تو اولاد ابراہیم کے وہ خدا پرست کس طرح زندگی بسر کررہے ہونگے جو حضرت ابراہیم کی دعا کے مطابق ''امتہ مسلمہ لک'' میں محسوب ہوتے تھے یعنی حضرت عبدالمطلب حضرت عبداللہ حضرت ابوطالب خود پیغمبر اکرم 40 سال تک اور حضرت علی 12 سال تک حضرت فاطمہ بنت اسد حضرت آمنہ بنت وھب کا کیا حال ہوگا آج صحیح عقائد رکھنے والے شیعیان حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کے افراد کا یہی حال ہے اس مختصر کتاب میں تفصیل کی گنجائش نہیں ہے جسے مذہب شیخیہ کے حالات ونظریات سے آگاہی مطلوب ہو وہ ''ادارہ نشر و اشاعت حقائق الاسلام چنیوٹ'' کی شیخیت کی رد میں شائع کردہ کتابوں کا مطالعہ کرے۔

خلاصۃ الکلام اور نتیجۃ النتائج

ہم نے قرآن کریم سے حضرت موسیٰ کے نو معجزات کا بیان کیا اور ان سب کو قرآن نے "تسع آیات" کہا ہے یعنی نو نشانیاں ان میں تقریباً ہر قسم کے معجزات کا بیان ہے اور حضرت عیسیٰ کے چار معجزات کا بیان کیا ہے ان سب کو خدا نے اپنی نشانیاں کہا ہے چنانچہ حضرت موسیٰ سے خدا نے یہ اعلان کرایا کہ: قد جئناک بایۃمن ربک (طٰہٰ 47.)

"ہم تیرے پاس تیرے رب کی نشانی لیکر آئے ہیں۔"

اور حضرت عیسیٰ نے جتنے معجزات دکھائے ان کے دکھانے سے پہلے خدا کے حکم سے یہ دعویٰ کیا کہ: انی قد جئتکم بایۃ من ربکم .(آل عمران .49)

"میں تمہارے رب کی طرف سے (اپنی نبوت کے ثبوت میں) نشانی لیکر آیا ہوں"۔

اور پیغمبر اکرمؐ سے یہ اعلان کرایا کہ: قل انما الایات عنداللہ .(الانعام۔109)

"اے رسول تم یہ اعلان کر دو اور ان سے کہہ دو کہ معجزے تو بس خدا ہی کی طرف سے ہوتے ہیں"۔

اور سورۃ عنکبوت میں اس طرح اعلان کرایا:

قل انما الایات عنداللہ و انما انا نذیر مبین (العنکبوت .50)

"اے رسول تم ان سے کہہ دو کہ آیات یا نشانیاں یا معجزات تو بس صرف اللہ ہی کے پاس ہیں اور اسی کی طرف سے ظہور پذیر ہوتے ہیں اور میں تو فقط ایک ڈرانے والا نبی ہوں"۔

اس آیت میں "الایات عنداللہ" سے پہلے بھی انما کا حصر ہے اور انا نذیر مبین سے پہلے بھی انما کا حصر ہے۔

پس خدا نے حضرت موسیٰ سے، حضرت عیسیٰ سے اور پیغمبر گرامی اسلامؐ کے اتنے بڑے بڑے معجزے ظاہر کرانے کے بعد ان سے بالفاظ واضح یہ اعلان کرایا کہ معجزے دکھانا ہمارا کام نہیں ہے، بلکہ یہ صرف اور صرف خدا کا کام ہے، جو وہ تصدیق نبوت کے لئے

زمانہ کے حالات کے مطابق ظاہر فرماتا ہے جیسا کہ امام رضاؑ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں چونکہ جادو کا بہت زور تھا لہذا حضرت موسیٰؑ کو ان کے فن سے مشابہ معجزہ دیا، حضرت عیسیٰؑ کے زمانے میں طب کا بہت زور تھا لہذا حضرت موسیٰؑ کو ایسا معجزہ دیا کہ طب میں کامل ترین طبیب بھی ایسا کام کرنے سے عاجز ہو۔ اور پیغمبر گرامی اسلامؐ کے زمانے میں فصاحت و بلاغت کا زور تھا لہذا انکو ایسا معجزہ دیا کہ قیامت تک کوئی اس جیسا کلام پیش نہیں کر سکتا''۔

تمام انبیاءؑ نے جتنے معجزات دکھائے ان میں سے اب کوئی باقی نہیں ہے۔ لیکن چونکہ پیغمبر اکرمؐ کی نبوت قیامت تک کے لئے نافذ العمل ہے لہذا آپ کو ایسا معجزہ دیا گیا جو قیامت تک باقی رہے یہ ایسا معجزہ ہے جسے کوئی بھی خود پیغمبرؐ کا کلام نہیں کہہ سکتا یہ خدا کا کلام ہے اور جو اسے پیغمبرؐ کا کلام کہے وہ بلا شک و شبہ کافر ہے یہی حال دوسرے معجزات کا ہے، کہ جو انہیں انبیاءؑ کا ذاتی اور عادی کام کہے وہ کافر ہے، جیسا کہ علامہ مجلسی نے فرمایا ہے کہ ''جو یہ اعتقاد رکھے کہ معجزات اور کرامات نبی یا امام کا فعل ہوتے ہیں اس کے کافر ہونے میں نہ شک ہے نہ شبہ''۔

پیغمبر گرامی اسلامؐ سے بے شمار معجزات کا ظہور ہوا ہے ان میں سے جن معجزات کا قرآن میں خاص طور پر بیان آیا ہے وہ تین ہیں،

نمبر 1۔ معراج جس میں خدا نے خود فرمایا کہ ''پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو راتوں رات سیر کرائی'' لہذا یہ بھی پیغمبرؐ کا ذاتی اور عادی فعل نہیں کہا جا سکتا۔

نمبر 2۔ ''شق القمر'' جیسا کہ فرمایا، ''اقتربت الساعة والشق والقمر وان یروا ایۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر'' (القمر 1.2.)

''قیامت قریب آگئی اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور اگر یہ کفار کوئی معجزہ دیکھتے

ہیں تو منہ پھیر تے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو بڑا زبردست جادو ہے''۔

اس معجزے کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے، ان یرو اٰیۃ یعنی اس کو بھی آیت کہا ہے یعنی پیغمبر کی نبوت کے ثبوت میں دکھائی جانے والی نشانی یا معجزہ، اور خود پیغمبر سے سورۃ الانعام اور سورۃ العنکبوت میں یہ اعلان کرایا کہ قل انما الایت عند اللہ، سوائے اس کے نہیں کہ آیات یعنی معجزات تو خدا ہی کی طرف سے ہوتے ہیں۔

نمبر 3۔ ''قرآن کریم:۔ اور یہ وہ معجزہ ہے جس کے بارے میں کوئی مسلمان یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ پیغمبر کا اپنا کلام ہے، اور جو ایسا کہے گا اس کے کافر ہونے میں کوئی شک نہ کرے گا قران کریم کی 114 سورتوں میں سے ہر فقرہ کو آیت کہا جاتا ہے، جو خدا کی طرف سے ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

غرض پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان تینوں معجزات کو جن کا بیان قران میں آیا ہے۔ کوئی بھی پیغمبر کے ذاتی اور عادی افعال قرار نہیں دے سکتا۔ اور چیلنج کے ساتھ کہی جا سکتی ہے یہ بات کہ بارہویں صدی ہجری تک ان آیات کو ان نشانیوں کو معجزہ ہی کہا جاتا تھا لیکن تیرہویں صدی ہجری سے انہیں آیات کو ان ہی نشانیوں کو معجزہ کی بجائے ولایت تکوینی کہا جانے لگا، جو مفوضہ کی شیخیوں کی اور صوفی شیعوں کی ایجاد کردہ اصطلاح ہے جسے مفوضہ نے شیخیوں نے اور صوفی شیعوں نے عقیدہ تفویض کے معنوں میں اور خلق ورزق اور احیاء واماتت اور نظام کائنات چلانے کی قدرت رکھنے کے معنی میں اختیار کیا ہے اور شیعیان پاکستان میں سے کوئی اس وہم وگمان میں نہ رہے کہ ایران چونکہ شیعہ اکثریت کا ملک ہے لہذا وہاں سے جو کتاب آتی ہے وہ شیعہ عقائد کے مطابق ہوتی ہے۔ چونکہ ایران میں ہر قسم کے شیعہ موجود ہیں وہاں زیدی شیعہ بھی ہیں، اور اسماعیلی شیعہ بھی ہیں، صوفی شیعہ بھی ہیں اور شیخی شیعہ بھی ہیں اور شیخیت ایران میں ہی پیدا ہوئی اور اس نے

ایران میں پہلے سے موجود فلاسفہ کے، صوفیہ کے اور مفوضہ کے ارکان ثلاثہ کے عقائد و افکار سے تربیت پا کر نشو و نما پائی ہے۔ شیخیت کے پیدا ہونے سے پہلے ایران میں فلسفہ و تصوف اپنے عروج کو پہنچ چکا تھا۔ اہل ایران کے فلسفہ کا گرویدہ ہونے کے بارے میں علامہ مجلسی کی نگارشات کو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے اور تصوف کے بارے میں فقیہ و محقق ربانی دانشمند بزرگ شیعہ احمد بن محمد معروف بہ مقدس اردبیلی کی کتاب "حدیقہ شیعہ" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ مقدس اردبیلی نے تصوف کے بارے میں اپنی کتاب میں بہت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ مقدس اردبیلی ایران کے صوفی شیعوں کے دو فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"بعض از نادانان شیعہ ایشاں را شیعہ پنداشتہ اند و بعضی از گفتگو ھائی ایشاں را محمول بر تقیہ کردہ اند، و ندانستہ اند کہ غلط کردہ اند و فرقہ از جوریہ و جمعی از رزاقیہ کہ در زمان ما بہم رسیدہ اند خود را شیعہ نام کردہ و سیکنند عوام شیعہ را گمراہ کردہ بوادی تصوف افگندہ اند، و می افگنند"۔ (حدیقۃ الشیعہ صفحہ 600)

ترجمہ:۔ "بعض نادان شیعوں نے ان کو شیعہ سمجھ لیا ہے، اور ان کی بعض باتوں کو تقیہ پر محمول کیا ہے اور وہ یہ نہیں جانتے کہ انہوں نے یہ غلط کیا ہے۔ اور فرقہ صوفیہ جوریہ اور بہت سے صوفیہ رزاقیہ جو ہمارے زمانے میں وجود میں آئے ہیں، انہوں نے اپنا نام شیعہ رکھ لیا ہے اور وہ خود کو شیعہ کہتے ہیں، انہوں نے شیعہ عوام کو گمراہ کر کے انہیں وادی تصوف میں پھینک دیا ہے اور انہیں وادی تصوف میں پھینکتے چلے جا رہے ہیں"۔

مقدس اردبیلی نے اس سے پہلے صفحہ پر اس طرح لکھا ہے۔

"پس متمسک شدن بآنکہ صاحب اشارات یا شارح آن یا امثال ایشاں چنین گفتہ اند یا آملی یا اشباہ او چنیں نوشتہ اند یا چنگ درزدن در اخبار ضعیف، و متشابہ و روایات

موہومہ یا قران وحدیث را مانند ملحدان بمدعا ورای خود تفسیر وتاویل کردن، خودراو دیگراں را گول زدن وبر ضلالت واضلال افزودن است"۔ (حدیقۃ الشیعہ صفحہ 599)

ترجمہ:۔ "پس اس بات سے تمسک کرنا، کہ صاحب اشارات نے یا اس کے شارح نے یا انہی کی طرح دوسرے شیعہ کہلانے والے نے ایسا ویسا کہا ہے۔ یا آملی نے اور انکی طرح کے دوسرے علماء نے ایسا ویسا لکھا ہے۔ یا ضعیف اور متشابہ اخبار اور موہوم روایات کا حوالہ دینا یا قران وحدیث کی ملحدوں اور کافروں کی طرح خود اپنی رائے سے اپنے مدعا اور مطلب کے مطابق تفسیر وتاویل کرنا خود کو اور دوسروں کو فریب اور دھوکہ دینا ہے اور خود اپنی اور دوسروں کی گمراہی اور ضلالت میں اضافہ کرنا ہے"۔

مقدس اردبیلی کی کتاب حدیقۃ الشیعہ کے مذکورہ دونمونے کافی ہیں جو تفصیلی طور پر جاننا چاہے وہ مذکورہ کتاب کی طرف رجوع کرے، ان دونوں اقتباسات سے یہ بات ثابت ہے کہ ایران میں شیعہ صوفیوں کے فرقے ہیں اور صاحب اشارات ہوں یا اسکے شارح ہوں یا آملی ہوں یا ان جیسے دوسرے علماء ہوں، ان کی باتوں سے تمسک کرنا گمراہی اور ضلالت میں اضافہ کا سبب ہے۔

ایک کتاب "ولایت در قرآن" جو تالیف ہے آیت اللہ جوادی آملی کی اور جسکا ثاقب نقوی صاحب نے اردو میں ترجمہ کیا ہے اور جسے مصباح القران ٹرسٹ لاہور نے یہ سمجھ کر ترجمہ کرا کر شائع کیا ہے کہ یہ کتاب ایک مشہور ہستی آیت اللہ جوادی آملی کی تالیف ہے جو آیت اللہ خمینی کی طرف سے روس کے وزیر اعظم گورباچوف کے نام آیت اللہ خمینی کا خط لیکر گئے تھے اور جس میں انہوں نے گورباچوف کو اس بات کی دعوت دی تھی کہ وہ روس کے طلباء کو قم ایران بھیجے تاکہ وہ محی الدین ابن عربی کا فلسفہ انہیں پڑھائیں جس سے انہیں معلوم ہوگا کہ اسلام کتنا ترقی یافتہ مذہب ہے جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ ان کے نزدیک

محی الدین ابن عربی کا فلسفہ عین اسلام ہے۔

بہر حال یہ بات ہم نے آیت اللہ جوادی آملی کے تعارف کے طور پر لکھی ہے یہ ایت اللہ جوادی آملی اپنی کتاب (ولایت در قران) میں جسکا ترجمہ جناب ثاقب نقوی صاحب سے کرا کر مصباح القران ٹرسٹ لاہور نے یہ سمجھتے ہوئے شائع کرایا ہے کہ یہ کتاب چونکہ ایران سے آئی ہے لہذا یہ شیعہ عقیدے کی کتاب ہے۔ ولایت تکوینی کے بارے میں اس طرح بیان کرتے ہیں کہ:۔ ''ظاہر قرآن یہ کہتا ہے کہ قانون اور اس کے پہنچانے کی ذمہ داری کے معنی میں ولایت تشریعی صرف انبیاء سے مختص ہے جبکہ ولایت تکوینی کا دائرہ کار، ولایت تشریعی سے وسیع تر ہے اور اس کے حدود میں تمام ایسے لوگ آتے ہیں جو نظام خارج پر اثر انداز ہونے کی قدرت رکھتے ہیں، جیسا کہ گذشتہ ابحاث میں واضح ہو چکا ہے۔ خود ولایت تکوینی تو سب افراد کے لئے ثابت ہے۔ کیونکہ ہر انسان ولایت تکوینی کے ساتھ ہی زندگی بسر کرتا ہے مثلاً انسان جب بھی چاہتا ہے اپنے جسم کو حرکت دیتا ہے۔ اور جس وقت چاہتا ہے اسے بستر پر لٹا دیتا ہے۔ اسی طرح روزمرہ کے دوسرے تصرفات کہ جو ہر انسان اپنے بدن پر انجام دیتا ہے۔ سب کے سب روح کی ولایت تکوینی کا نتیجہ ہیں۔ کیونکہ بیرونی امور میں ہمارے معمول کے تصرفات اگرچہ اعضائے بدن کے ذریعہ انجام پاتے ہیں لیکن اعضائے بدن میں یہ تصرفات درحقیقت فکر اور ارادہ کا نتیجہ ہوتے ہیں جو عقل عملی اور عقل نظری کے امور میں سے ہے۔ (ولایت در قران آیت اللہ جوادی آملی ترجمہ ثاقب نقوی مطبوعہ مصباح القران ٹرسٹ لاہور صفحہ 241)

اس کے بعد ان معجزات کا ذکر کیا ہے جو قران مجید میں بیان ہوئے ہیں اور ہم ان معجزات کا تفصیل سے سابق میں بیان کر آئے ہیں۔

آیت اللہ جوادی آملی کی مذکورہ عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح انسان اپنے

عادی کام انجام دیا ہے اسی طرح انبیاء علیہم السلام اور آئمہ علیہم السلام عادی کام کی طرح معجزات دکھاتے ہیں۔

اور جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ ولایت تکوینی کا دائرہ ولایت تشریعی سے وسیع تر ہے، اور اس کے حدود میں تمام ایسے لوگ آتے ہیں جو نظام خارج پر اثر انداز ہونے کی قدرت رکھتے ہیں۔ (ولایت در قران صفحہ 241)

یعنی صوفیا و عرفاء اور دوسرے افراد بھی نظام خارج پر اثر انداز ہونے کی قدرت رکھتے ہیں اور ولایت تکوینی کے امور انجام دیتے ہیں۔

پھر آیت اللہ جوادی آملی اپنی اس کتاب میں ''صمدیت انسان کے مراتب'' کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں۔

بعض اوقات انسان صمد ہونے کے ایسے مرحلہ میں ہوتا ہے کہ اسے فقط اپنے عمل کو شیطان کے دستبرد سے محفوظ رکھنا ہوتا ہے ایسے شخص کی ولایت فقط اپنے اوپر ہوتی ہے۔ بعض اوقات اس سے بالاتر مرحلہ ہوتا ہے کہ جس میں نہ فقط اپنے حریم دل کی حفاظت کرنا ہوتی ہے۔ بلکہ اپنی معرفت اور اخلاص کی بھی نگہبانی کرنی ہوتی ہے۔ ایسے شخص کی حدود ولایت بھی وسیع تر ہوتی ہے۔ اس سے بالاتر انسان کامل کا مقام ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی صمدیت کا مظہر تام ہوتا ہے اور نتیجتاً اذن الٰہی سے تدبیر عالم اپنے ذمہ لیتا ہے۔

(ولایت در قران آیت اللہ جوادی آملی

ترجمہ ثاقب نقوی مطبوعہ مصباح القران ٹرسٹ لاہور۔ ص 242)

یہ خالص صوفیا و عرفا کا طرز بیان اور طریق استدلال ہے۔ آیت اللہ جوادی آملی نے اس ولایت تکوینی کو اور انسان کے مرتبہ صمدیت تک پہنچنے کو اور نتیجتاً اذن الٰہی سے تدبیر عالم کو اپنے ذمہ لینے کو نبوت و رسالت و امامت میں منحصر نہیں کیا ہے۔ بلکہ اس کا دائرہ وسیع

بتلایا ہے۔ چونکہ انکا تعلق تصوف و عرفان سے ہے لہذا ممکن ہے کہ اس دائرہ کو اتنا وسیع کرنا صوفیا و عرفا کو اس دائرے کے اندر لانے کے لئے ہو لیکن اس کے ثبوت اور دلیل کے لئے وہی معجزات انبیاء کا بیان ہے جنکا ذکر قران میں آیا ہے اور جن کو غلط طور پر استعمال کیا گیا ہے بلکہ زبردستی چپکایا ہے پس ولایت تکوینی کی اصطلاح صوفیا و شیخیہ کی اختراع ہے جسے انہوں نے تفویض کیلئے اختیار کیا ہے۔ اور فی الحقیقت ان کی یہ کتاب ولایت در قران نہیں ہے بلکہ ولایت در تصوف و عرفان کی آئینہ دار ہے۔

یہاں پر میں پاکستان کے تمام شیعہ عوام اور تمام علمائے اعلام کی غلط فہمی دور کرنے کیلئے یہ بتلا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ تصوف و عرفان اور شیخیت کسی کے فقیہ ہونے، یا حجۃ الاسلام ہونے، یا مجتہد ہونے، یا آیت اللہ ہونے، یا آیت اللہ العظمٰی ہونے یا امام ہونے میں رکاوٹ اور مانع نہیں ہے اور یہ بات چیلنج کے طور پر کہی جا رہی ہے۔ یعنی ہر صوفی شیعہ اور ہر شیخی رئیس فرقہ فقہ پڑھ کر فقیہ اور حجۃ الاسلام اور آیت اللہ العظمٰی ہو سکتا ہے اور کہلا سکتا ہے لہذا کسی کے حجۃ الاسلام کہلانے، یا آیت اللہ کہلانے، یا آیت اللہ العظمٰی کہلانے یا امام کہلانے سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے کیونکہ ہر حجۃ الاسلام اور آیت اللہ العظمٰی صوفی اور شیخی عقیدہ کے لحاظ سے صوفی اور شیخی ہی رہتا ہے۔

انتباہ

مومنین کرام!

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث تمام اسلامی فرقوں کے نزدیک مسلمہ ہے کہ: "میری اُمت کے تہتر فرقے ہو جائیں گے اُن میں سے صرف ایک نجات پانے والا ہے باقی سب کے سب یعنی بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے"۔

محمد بن یعقوب کلینی نے بھی روضہ کافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث نقل کی ہے جو اس طرح ہے: " ومن الثلاث وسبعین فرقة ثلاث و عشر فرقة تنتحل ولایتنا و مودتنا و اثنتا عشرة فرقة منها فی النار و فرقة فی الجنة وستون فرقة من سائر الناس فی النار "۔ (روضہ کافی مطبوعہ ایران صفحہ 224)

ترجمہ:۔ اور تہتر فرقوں میں سے تیرہ (13) فرقے ہماری دوستی اور محبت کا دم بھرنے والے (یعنی شیعہ کہلانے والے) ہونگے ان میں سے بارہ (12) فرقے جہنم میں جائیں گے اور صرف ایک فرقہ جنت میں جائیگا۔ اور باقی دوسرے ساٹھ فرقے جو دوسرے تمام لوگوں میں سے ہونگے وہ سب کے سب واصل جہنم ہونگے۔

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے معروف صحابی سلیم بن قیس ہلالی نے بھی، جنہوں نے امام حسنؑ، امام حسینؑ، امام زین العابدینؑ اور امام محمد باقر علیہم السلام کا زمانہ بھی دیکھا اور ہر حدیث کی ہر امامؑ سے تصدیق حاصل کی اس حدیث کو اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔ سلیم بن قیس ہلالی کی کتاب کا "اسرار امامت" کے نام سے ترجمہ ہو چکا ہے اس کتاب کے صفحہ نمبر 2 پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا یہ فرمان لکھا ہوا ہے کہ: "ہمارے شیعوں اور دوستوں میں سے جس کے پاس سلیم بن قیس ہلالی کی کتاب نہ ہو اُس کے پاس ہمارے امر سے کچھ نہیں ہے اور ہمارے اسباب کو کچھ نہیں جانتا

(اسرار امامت ترجمہ کتاب سلیم بن قیس ہلالی صفحہ 2)

اس کتاب میں "فرقہ ناجیہ" کے عنوان کے تحت اس طرح لکھا ہے کہ:

ابان کہتے ہیں کہ سلیم نے بیان کیا کہ میں نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اُمت کے تہتر (73) فرقے ہو جائیں گے بہتر (72) دوزخ میں ہونگے اور ایک فرقہ جنت میں ہوگا اُن تہتر (73) میں تیرہ (13) فرقے ہم اہلبیت کی محبت

کا نام لیں گے اُن میں ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی بارہ (12) فرقے دوزخ میں ہونگے۔ رہا وہ فرقہ جونجات پانے والا۔ ہدایت والا۔ ایمان واسلام والا، نیک توفیق والا۔ وہ، وہ ہے جو میرے حکم سے وابستہ ہے۔ میرا تابعدار ہے۔ میرے دشمن سے بیزار ہے۔ مجھ سے محبت رکھنے والا ہے۔ اور میرے دشمن کا دشمن ہے۔ الخ بقدر حاجت۔

(اسرار امامت ترجمہ کتاب سلیم بن قیس ہلالی صفحہ 120)

شیعیان پاکستان کیلیے یہ حدیث انہیں متنبہ کرنے کے لئے کافی ہے کہ شیعوں کے بھی تیرہ (13) فرقے ہیں اور اُن میں سے صرف ایک ہی فرقہ جنت میں جائیگا باقی تمام فرقے جہنم رسید ہونگے۔ کیا آپ کو یہ جاننے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ تیرہ (13) فرقے کونسے ہیں؟ اور وہ کیا کہتے ہیں؟ اگر آپ نہیں جانتے تو ہماری تالیفات کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ صوفیہ و مفوضہ و شیخیہ خود کو اثنا عشری شیعہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے کیا کہتے ہیں اور ہمارے منبروں پر اپنے باطل عقائد کا بیان کرتے ہوئے شیعوں کو کس طرح سے گمراہ کررہے ہیں؟

وما علینا الا البلاغ

مؤلف کی تالیفات ایک نظر میں

1	نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نوع نبی و امام	مطبوعہ	موجود ہے
2	شیخیت کیا ہے اور شیخی کون	مطبوعہ	موجود ہے
3	العقائد الحقیہ والفرق بین الشیعۃ والشیخیہ	مطبوعہ	موجود ہے
4	خلافت قرآن کی نظر میں	مطبوعہ	موجود ہے
5	ولایت قرآن کی نظر میں	مطبوعہ	موجود ہے
6	امامت قرآن کی نظر میں	مطبوعہ	موجود ہے
7	حکومت الہیہ اور دنیاوی حکومتیں	مطبوعہ	موجود ہے
8	فلسفہ تخلیق کائنات در نظر قرآن	مطبوعہ	موجود ہے
9	شیعہ اور دوسرے اسلامی فرقے	مطبوعہ	موجود ہے
10	شعار شیعہ اور رمز تشیع کیا ہے اور کیا نہیں ہے؟	مطبوعہ	موجود ہے
11	بشریت انبیاء ورسل کی بحث	مطبوعہ	موجود ہے
12	تحفہ اشرفیہ بجواب تحفہ حسینیہ	مطبوعہ	موجود ہے
13	آیت تطہیر قرآن کا درس توحید	مطبوعہ	موجود ہے
14	معجزہ اور ولایت تکوینی کی بحث	مطبوعہ	موجود ہے
15	شریعت کے مطابق تشہد کیسے پڑھنا چاہیے	مطبوعہ	موجود ہے
16	شیخ احمد احسائی مسلمانان پاکستان کی عدالت میں	مطبوعہ	ختم شد
17	ترجمہ تنبہ الانام برمفاسد ارشاد العوام	مطبوعہ	ختم شد
18	شیعہ جنت میں جائینگے مگر کونسے شیعہ	مطبوعہ	ختم شد
19	شیعہ علماء سے چند سوال	مطبوعہ	ختم شد
20	تبصرۃ الھموم علی اصلاح الرسوم وایضاح الھموم	مطبوعہ	ختم شد
21	سوچئے کل کیلئے کیا بھیجا ہے	مطبوعہ	ختم شد
22	شیخیت کا شیعیت اور شیعہ علماء سے ٹکراؤ	غیر مطبوعہ	کمپوز ہوگئی
23	شیعہ عقائد کا خلاصہ اور انکا فلاسفہ وصوفیہ وشیخیہ کے عقائد سے مقابلہ	غیر مطبوعہ	کمپوز ہوگئی
24	اسلام پر سیاست وفلسفہ وتصوف کے اثرات	غیر مطبوعہ	قلمی
25	عظمت ناموس رسالت	غیر مطبوعہ	قلمی
26	عظمت ناموس صحابہؓ	غیر مطبوعہ	قلمی
27	الشیخیہ الاحقاقیہ ھم المفوضۃ المشرکون فارسی	غیر مطبوعہ	قلمی